

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

پچاسوال اجلاس (بیانیت)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 فروری 2022ء بروز میگن بہ طبق 20 رب الرجب 1443 ہجری

نمبر شمار	مدد رجھات	صفیحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	واعائے مفترضت۔	04
3	چینہ ہمینوں کے پیشگوں کا اعلان۔	22
4	وقفسوالات۔	22
5	رخصت کی درخواست۔	26
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	28
7	مشترک قرارداد نمبر 118 می جانب: انجیئر زمرک خان اچکزئی، صوبائی وزیر، ملک نعیم خان بازئی، پارلیمنٹی سکریٹری، جناب اصغر خان اچکزئی اور محترمہ مشائیہ کاڑ، ارکین صوبائی اسمبلی۔	30
8	مشترک قرارداد نمبر 119 می جانب: انجیئر زمرک خان اچکزئی، صوبائی وزیر، ملک نعیم خان بازئی، محترمہ مشائیہ کاڑ، پارلیمنٹی سکریٹری، جناب اصغر خان اچکزئی اور محترمہ مشائیہ کاڑ، ارکین صوبائی اسمبلی۔	53
9	قرارداد نمبر 120 می جانب: محترمہ پیشہ کی رند، پارلیمنٹی سکریٹری۔	59

شمارہ 1

☆☆☆

جلد 50

### الیوان کے عہدیدار

اپنیکر-----میر جان محمد خان بھائی  
 ڈپٹی اپنیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

### الیوان کے افسران

سید رئی اسبلی-----جناب طاہر شاہ کا کڑ  
 اکیشل سید رئی (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن  
 سینئر پورٹر-----جناب حمد اللہ کا کڑ

## لوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 22 فروری 2022ء برداز مٹکل بطراب 10 رجب المربج 1443 ہجری، بوقت شام 04:00 بجرا 20 منٹ پر زیر صدارت سردار بارخان مسوی خیں، ذپی امکن، لوچستان صوبائی اسمبلی بال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ذپی امکن: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَا  
وَسِرْحُونَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الْدِينُ  
يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَكُكُمْ لِيَخْرُجَكُمْ مِّنَ الظُّلْمَةِ إِلَى النُّورِ طَوْكَانِ بِالْمُؤْمِنِينَ  
رَحِيمًا هُوَ تَعِينُهُمْ يَوْمَ الْقِيَومَةِ سَلَامٌ وَأَعْطَاهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا هُوَ

﴿بِارْدَه نَسِير٢٢ مُؤْرَخَ الْأَخْرَابِ آيَاتٍ نَسِير٢١﴾

ترجمہ: اے ایمان دالو! یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد۔ اور پاکی بولتے رہو اس کی صحیح اور شام۔ وہی ہے جو رحمت بھیجا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ کا لے تم کو اندر ہیروں سے اجائے میں اور ہے ایمان والوں پر مہربان۔ دعا ان کی جس دن اس سے ملیں گے سلام ہے اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ثواب عزت کا۔  
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

**جناب ڈپٹی ایمپکٹر: جزاں اللہ**

جناب ناصر اللہ خان زیریے: point of order جناب ایمپکٹر اگر آپ اجازت دیدیں مسٹر ایمپکٹر پر فیسر عصمت اللہ خان کا کڑ صاحب ہمارے صوبے کے ایک بہت بڑے ماہر تعیین تھے بالخصوص نصابات میں وہ پر فیسر تھے انہوں نے ہمارے بچوں کے لئے قاعدے بنائے ہیں اور آغا خان ہسپتال میں تھے اور تن ماہ اس کو آغا خان ہسپتال نے mismanage کیا۔ جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا، ملقینا اس کی بھی آپ باز پر کریں کہ لاکھوں روپے لوگوں سے موصول کیئے جاتے ہیں آغا خان ہسپتال ہمارے میئے بھی وہاں پر ہوئے ہیں، لیکن اس کے باوجود اکثر جو مریض ہیں وہ فیسر عصمت اللہ خان کا کڑ صاحب انتقال کر گئے۔ دوسرا ہمارا ایک proper علاج نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ پر فیسر عصمت اللہ خان کا کڑ صاحب انتقال کر گئے۔ بہت ہی امتحان باکسر ہے عبدالسلام کا کڑ صاحب Asian Champion تھے۔ ہری خدمات تھیں پسروں کے میدان میں بہت بڑے باکسر تھے اس ملک کا اس صوبے کا وہ بہت بڑے سرمایہ تھے ان کا بھی گذشتہ دونوں انتقال ہوا ہے الہادوؤں کے لئے دعاء مغفرت کی جائے۔

**جناب ڈپٹی ایمپکٹر: جی دمڑ صاحب۔**

جناب نور محمد وزیر (وزیر حکومت خزانہ): پچھلے دوں جناب ایمپکٹر وہ مختار دوں کے ہاتھوں ہماری سیکورٹی ایمپکٹر کے افسوسز کے جو جوان شہید ہوئے ہیں ان سب کے لئے دعاء مغفرت کی جائے۔

**جناب ڈپٹی ایمپکٹر: جی مولوی صاحب ان کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔**

(دعاء مغفرت کی گئی)

**جناب ڈپٹی ایمپکٹر: جی زاہد صاحب۔**

میرزاہد علی ریکی: you جناب ایمپکٹر صاحب point of public میں میرے ڈسٹرکٹ والٹک میں تھیصل مالکیل میں ایک زیر و پا نکٹ ہے بلوجستان کے مختلف جگہوں میں زیر و پا نکٹ کھولے ہیں۔ تقان ہے، آپ کا ٹھیکنگ ہے، ترست ہے، گادر ہے۔ وہاں پر ایمپورٹ ایمپورٹ بھی ہو رہی ہے میرے ڈسٹرکٹ والٹک مالکیل میں زیر و پا نکٹ ہے اربوں روپے اس پر خرچ ہوئے ہیں ایمان کی طرف سے بھی ہوئے ہیں اور آپ کے پاکستان کی طرف سے بھی کشم کے وہاں پر نمائندے انسپکٹر وغیرہ سب بیٹھے ہیں۔ کافی عرصے سے بند پڑے ہیں، میں نے ایک دو دفعہ کشم کا یہاں پر پہنچیں گلکھر تھا کون تھا میں نے اس سے جا کے

ملاقات بھی کی۔ میں نے اس کو ہماں جناب اپنے کریم گنجی دینے کے لئے تیار ہیں آپ آئیں پاپانکلر ہے جو بھی ہے وہاں پر بیٹھے وہاں پر خودلوش کی اشیاء بھی آتے ہیں سینٹ ونیرہ بھی آتی ہے آپ ہم براہی کریں یہ زیر یہ پوا نکت کو کھول دیں۔ اس کو نافرمانفری تاجر لوگوں کے اوپر اتنا آپ دباویں ڈالیں کہ بھی خالی آپ تھنڈا جائیں آپ پھر جائیں یہ بھی اریوں کا کام ہوا ہے جناب اپنے کریم ہمارے تمام بیٹھے ہیں ہمارے ایک بیز و نیزہ نسخہ غیرہ بیٹھے ہیں یہ زیر پوا نکت ہے اس پر رونگٹ دیں سر جناب اپنے کریم صاحب کشمکش ٹکلر جو بھی ہماں پر بلوچستان میں بیٹھے ہیں ان کو بلا میں، thank you جناب اپنے کریم صاحب۔

**جناب ڈپٹی اپنے کریم:** جی شناہ بلوچ صاحب۔

**جناب شاعر اللہ بلوچ:** بسم اللہ الرحمن الرحيم شکریہ جناب اپنے کریم خاران اور ڈسٹرکٹ والیں ایک ہی اصلاح تھے اور ایک ہی میں ابھی تک ان کا کاروبار روزگار دنیا داری سب کچھ ایک ہے۔ ماکلیں بہت ہی ایک ہمارا سب ڈویژن ہے اگر پورے بلوچستان میں زیر پوائنٹس جو ہیں وہ فعال ہیں اور بحال ہیں تو پھر یہ ماکلیں والوں نے کیا گناہ کیا ہوا ہے کہ ان کے ساتھ سو تینا پن کیا جا رہا ہے یا ان کو کوئی discriminate کیا جا رہا ہے۔ اور وہ زیر پوا نکت بند کر دیا گیا ہے وہ کہیں اور کاروبار کے لئے نہیں جاسکتے ان کے چھوٹے موٹے کاروبار اس علاقتے سے ہوتے ہیں ان کے offices میں، کافی ہیں، گاڑیاں ہیں، اپنے پورث ایک پورث کے ان کے businesses انہوں نے شروع کی ہیں اور میرے خیال میں بلوچستان کے اس بد حالات کو دیکھتے ہوئے یہ روزگاری کو دیکھتے ہوئے بھوک و افلاں کو دیکھتے ہوئے ہمیں تو کہی اور سکڑوں زیر پوائنٹس کھول دینے چاہیے۔ تو میں یہ مطالب کرتا ہوں جناب والا! آپ جو کشمکشم کام کو آج آڑ رچاری کریں کہ اگر بند کرنے میں تو پورے بلوچستان کے بند کر دیں پھر ہم اس کے اوپر کوئی پائیں بنا سکتے نہیں تو پھر ماکلیں والوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ اگر خاران اور ماکلیں کے لوگ کوئی کار روزگار کرتے ہیں تو ان کے ساتھ کوئی اس طرح کی زیادتی کیوں ہے آپ نے یہ آڑ رکتا ہے کہ دودن کے اندر اس کو بھال کر دیں اگر کوئی اور issues میں تو ایک دوسرے issues میں تو ایک دودن کے اندر وہ آکے یہاں پر اس کو پیش کریں، اس پر ایک رونگٹ دے دیں پھر میرا ایک ۔۔۔

**جناب ڈپٹی اپنے کریم:** شکریہ شناہ بلوچ صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اپنےکر اس سے متعلق مجھے میرے دوستوں نے کہا میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ چون جیسے کہ آپ کو پتہ ہے ڈیورڈ لائن وہاں ہزار لوگ کاروبار کرتے تھے۔ 20 یا 25 ہزار لوگ صبح جاتے تھے وہاں آتے تھے ان کی کمائی ہوتی تھی۔ وہ میں، بھی ہزار لوگ کمل طور پر چون میں ہرگز کار ہو گئے۔ اس ہرگز کاری کی وجہ سے جناب اپنےکر اہل دین دیباڑے جو صورتحال ہے امن و امان کی۔ لوگوں کے قتل عام کا، دیکھیوں کا، آپ یقین نہیں کر سکتے کہ لوگ سر شام گھروں کو جاتے تھے میں ابھی دون پہلے ہماری پارٹی نے وہاں جلوہ بھی کیا۔ جب آپ لوگوں پر کاروبار بند کرتے تھے میں جب آپ نے وہاں ڈیورڈ لائن پر کمل طور پر بند کیا ہے۔ کشم نے، ایف آئی اے نے، وہاں اتنی تختی ہو رہی ہے تو الomalہ وہاں چون میں لوگ کیا کھائیں گے پھر کھائیں گے۔ تو یہ ریquest یہ ہے اس سے پہلے بھی ہم نے بارہ کتاب ہے کہ چون کی صورتحال ابھائی نازک ہے واقعات ہوئے ہیں۔ کوئی نہ نہ دے وہاں شہید ہوئے ہیں 80 سے زائد وہاں رُخی ہوئے ہیں واقعات ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود وفاقی حکومت ٹش میں نہیں ہو رہی ہے لہذا آپ جس طرح خاراں اور میرے دوست دوستوں نے کہا ہے چون کوئی اس میں شامل کیا جائے کشم کو بیان کرے ایف آئی اے کو بیان کرے باقی جو وہاں اتفاق ہیں۔ اس کے باوجود وفاقی حکومت ٹش میں نہیں ہو رہی ہے اس پر پابندی لائی ہے۔

**جناب ڈپنی اپنےکر:** شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب! ایف کشم کے جواب کار بیس ان کو مدایت دی جاتی ہے کہ یہ زیر پدا اجتہاد کار اور بلوجستان کے کھولے ہوئے ہیں تو اجتہاد کا بھی کھونا چاہیے اگر کوئی خاص وجہ reason ہے تو اس سے تمیں آگاہ کیا جائے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** چون کا بھی۔

**جناب ڈپنی اپنےکر:** چون کا میرے خیال سے کھولا ہوا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** دیکھیں جناب! وہاں پابندی ہے لوگ نہیں جاسکتے۔

**جناب ڈپنی اپنےکر:** نانبوں نے اپنا کوئی طریقہ کار بنا لیا ہوا ہے یو یہ میرے خیال سے بالکل بند ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب اپنےکر اہل دین پابندی ہے یو یہ میرے خیال سے بالکل بند ہے۔

**جناب ڈپنی اپنےکر:** چون اور واٹک دوستوں سے متعلق ہمیں روپرٹ فراہم کی جائے کہ یہ کیوں بند ہے۔ آغا صاحب کھڑے ہیں وہ میرے خیال سے بات کر لیں۔

**سید عزیز اللہ آغا:** بسم اللہ الرحمن الرحيم، جناب امیرکر صاحب! اس سے گزشتہ اجلاس میں کذنبی سینٹر کے ملازمین کے حوالے سے آپ نے ایک روائی دی تھی۔ اور اس کے نتیجے میں کذنبی سینٹر کے چیف ایگزیکٹو یہاں آئے انہوں نے برلنگ کے اور برلنگ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ ان برطرف شدہ ملازمین کو جلد سے جلد مجال کیا جائے گا لیکن ایک ماگزین کے باوجود ابھی تک کذنبی سینٹر کے برطرف شدہ ملازمین کو مجال نہیں کیا گیا آپ کی good chair کی طرف سے روائی بھی آتی ہوتی ہے۔ تو اس لئے میں اس محترم ایوان کے قوتوط سے یہ بات درہانا چاہوں گا کہ کذنبی سینٹر کے برطرف شدہ ملازمین کو فوری طور پر مجال کیا جائے اور ان میں جو بے چیزی اور اصرار پیدا ہو اے اس کا ازالہ فوری طور پر کیا جائے۔ Thank you Mr. speeker.

**جناب ڈپٹی امیرکر:** شکر یہ مرد خیال سے ایک اصغر خان بات کر لیں اس محاٹے کے بعد پھر۔۔۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب امیرکر صاحب! جاؤنا صاحب! جاؤنا صاحب نے بات کی انتہائی یہ ساس مسئلہ ہے۔ اور یہ پچھے تقریباً ایک سال سے رورہ ہے میں۔ کبھی میرے پاس آ رہے ہیں کبھی آپ کے پاس آ رہے ہیں کبھی ان کے پاس آ رہے ہیں۔ پچھلے سیشن میں آپ نے روائی دی تھی اوری اکو بلا یا بھی تھا۔ انہوں نے یقین دہانی بھی کرنی کہ معاملہ ہم sort out کر یہ گے۔ جو ان کو برطرف کیا گیا ہے وہ بھی غیر آئینی غیر دستوری اور غیر طریقے سے rules regulations کو پالا کرتے ہوئے ان کو برطرف کیا گیا ہے پھر آپ کی Chair نے روائی دی کہ ان کو مجال کیا جائے یہ پھر آئے تھے انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ مینے کے اندر انہر ہم sort out کر یہ گے۔ میرے خیال سے مینے سے زائد ہو گیا ان پچوں نے دو دفعہ مجھ سے رابطہ کیا۔ تو جناب امیرکر صاحب! اگر ڈاکٹر صاحب ان یا افسر صاحب ان ہماری اور آپ کی روائی کو اس ہاؤس کو اتنا light ہیں تک ان پچوں کا معاملہ حل ہو جب سے ہمارے یہاں پہنچنے کا پھر فائدہ نہیں ہے تاہم یہاں بات کرنے کا فائدہ ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے متعلق آپ ایک مضبوط ایک strong ruling دیں تاکہ ان پچوں کا معاملہ حل ہو جب تک انہم یہاں جو پرانی اٹھاتے ہیں کم از کم اس کو ترجیح دی جائے جو جائز حقوق ہیں لوگوں کے عوام کے ان کو فراہم کیا جائے، شکر یہ۔

**جناب ڈپٹی امیرکر:** یقیناً اصغر خان صاحب! منشیہ تھی تھے۔ اور کذنبی سینٹر کے جوز رکون صاحب ہیں وہ بھی تھے انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم لوگ اس کو restore رکیجے جن ملازمین کو ہم لوگوں نے برطرف کیا ہے تو ابھی تک میرے خیال سے انہوں نے نہیں کیا اسلامی کی طرف سے ان کو ایک litter جانا چاہیے

کہ آپ لوگوں نے یہیں کہا تھا کہ ہم ان کو دوبارہ ایڈ جسٹ کریں گے تو پھر آگر یہیں ہوا تو next اجلاس میں ۔  
بھی شناختی صاحب۔

**جناب ثناء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب اپنے کردار میں 21 فروردین خاپوری دنیا میں یونیکو نے 1999ء میں لمحہ 2000ء میں سے شروع کیا ہیں الاقوامی سطح پر مادری زبانوں کے دن کے منانے کا۔ جو پچھلی اسلامی تحریک میں میں نے بلوچی، پشتو اور برآہوی میں کچھ تقریریں اور شعر بھی پڑھے۔ اس دفعہ نہیں پڑھ رہا ہوں اس کی بینادی وجہاں یہ ہے کہ پچھلی اسلامی میں بھی میں نے جب مادری زبانوں کا عالمی دن ہوا تھا تو میں نے یہ گزارش کی تحریک کر دیا ہیں یہی تحریک کے ساتھ جو مادری زبانیں محدود ہوتی جا رہی ہیں ختم ہوتی جا رہی ہیں اس کی بینادی وجہ یہ ہے کہ جو تو میں اپنی ثقافت اور اپنی زبان کو اہمیت نہیں دیتے ان کے معاشرے ملکیت نہیں ہوتے۔ ہمارے معاشرے میں افطراب ہے عدم احترام ہے اس کی بینادی وجہ یہ ہے، اپنی روایات بھول گئے ہیں، اپنی ثقافت بھولتے چار ہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ، اپنی زبان بھولتے چار ہے ہیں۔ تو لہذا جب آئین کے اندر تین ایسے آریکٹر مخصوص طور پر جس میں زبانوں کی ترقی اور ترویج کے حوالے سے بہت تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ بلوچی، برآہوی، پشتو زبان کے حوالے سے بلوچستان اسلامیہ قانون سازی کی تھی۔ لکھن آج تقریباً اس پندرہ سالوں سے بلوچی، برآہوی اور پشتو کے اساسنہ تینیں ہو رہے ہیں، نہ کالجوں میں تینیں ہو رہے ہیں دن کی پہلیں advertise ہو رہی ہیں اگر ایم اے بلوچی ایم اے برآہوی ایم اے پشتو کے یہ وزگاری کا شکار ہو گئے کم از کم یہ اس آئین کے تحت وہ ہمارے بچوں کو ان زبانوں میں اپنی ترقی کرنے کے لئے ان کی تربیت کرنے تھے۔ یہ زبان جو اگر خدا نخواست ختم ہوئے سے بخ جاتی تھی۔ آج ہمارے ابھی کشن فخر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ ذرا اس کو نوٹ کر لیں کہ اس کی بینادی وجہ کیا ہے۔ درستی بات یہ ہے کہ مری اسی سے فلک ہے۔ مادری زبان کے حوالے سے ہماری پالیسیاں بہت کمزور ہوتی جا رہی ہیں کہتا ہیں لیکن پچھلے ابھر بیان ہمیں نے ایک بنا نے چاہیے تھتھا کہ ہماری مادری زبانیں ترقی کرتیں۔ میں جب بھی اپنے علاقے میں جاتا ہوں مجھے سب سے زیادہ اپنے عوام کے سامنے شرم دیگا کاظہ اس لئے کرنا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں آپ تو کہتے تھے کہ میں پڑھا کھانا نہیں ہوں۔ آپ تعلیم یافتہ نہیں ہیں میں آپ کے طلح میں تعلیم لے آؤں گا۔ جناب والا! یہ گزشتہ تین سال ساڑھے تین سال سے بچھلی حکومت نے ہماری ضائع کر دیئے ہم نے کہا ہے کہ جنکی بنیادوں پر بلوچستان میں اس انتہی کی کا تدارک کیا جائے۔ جتنے اسکوں کے بچے ہیں خاران میں 46 اسکوں بغیر اساتذہ کے ہیں۔ آواران جو ہمارے

موجودہ چیف منشیر کا ڈسٹرکٹ ہے اس میں ایک سوچالیں اسکول بغیر اساتذہ کے ہیں کوئی بھی ایسا معلن نہیں ہے یہ سب جو تم ارکین اسلبی بنانے ہوئے ہیں ہر کسی کے طبق میں پچاس سے ساتھ کے قریب اسکول بغیر اساتذہ کے ہیں ہمیں خدا جانتا ہے مجھے دیجیروں سے شرمندگی ہوتی ہے جب تم جاتے ہیں کہتے ہیں ہپتاں میں ادویات نہیں ہیں۔ دہاں جا کے جو ملتے ہیں کہ ہمارے بچوں کے لئے اساتذہ نہیں ہیں یہ تو ایسی چیزیں ہیں باقی نوٹی پوٹی سرکیں بھل کانا ہونا پانی کا ہونا یہ بلوجستان کی قسمت میں ہی لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ چیزیں کم از کم ہم بھل کنیا دوں پر کر سکتے ہیں مل کچھ سکریٹری صاحب خاران آئے تھے۔ ہم یہ بات اہم بھی دھرائی تو ہماں انہوں نے کہا کہ کیبنت میں آپ لیجاں میں اس پر بات کریں آپ لوگ ایک پالیسی بنا کیں پندرہ دن کے اندر پچھرے زبردستی کرو کیں۔ پھر اس کے بعد basis competition پر ایسی گاؤں سے adhoc competition کرو کیں۔ اسی یونین کو اس سے competition کرو کیں اور اس میں ایک بات جھیچی ہو گئی کہ اگر ایک استاد adhoc basis پر آئے ایک سال کے لئے اگر اس نے permanent ہونا ہے بعد appear ہونا ہے کوئی اور ثیہت میں اس ثیہت کے لئے ایک سڑیکٹ یہ بھی لازمی ہوئی چاہیے کہ دہاں کی گاؤں کی کمیتی بھی چاہیے دہاں کے گاؤں کے باشندوں کا تھنی ان کے والدین کی کمیتی بھی چاہیے جو بھرپور پر لکھ کے دیں کہ اس پچھرے واقعی پناہی خدا غرض ادا کیا ہے اس نے بچوں کو وقت میں پڑھایا ہے اس نے غیر حاضری نہیں کی ہے وہ برادر راست بھرتی کر لیتے ہیں۔ میں اس کے حق میں ہوں۔ یہ وڈگاری کا تھا لیکن ایجکیشن کے سکریٹری میں تھوڑی سی رپورٹر مزکی ضرورت ہے۔ نصیب اللہ ہمارے بھائی ہے۔

اوپر کیشن کی نان پچھک کی پوشیں advertise ہو گئی ہیں۔ لیکن اگر جو teaching کی پوشیں ہیں اس حوالے سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پالیسی بنا کیں کہ جی یونین کو اس کی سطح پر ان کی تعیناتی ہو گی۔ وہ سری بات یہ ہے کہ تمن سے چار non transferable ہوں گے۔ attachment کمی اس کی ختم ہو گی۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ والدین یا parents recommendation کے لئے ہے۔ جب تک نہیں ہو گی آپ اس کو next permanent stage کریں کریں گے جب تک کہ یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گا بلوجستان میں ہمارے پچھے اسی طرح درد پھرتے رہیں گے۔ 18 لاکھ پچھے بلوجستان میں اس وقت تعلیم سے محروم ہیں۔ میں تو مادری زبان کی بات کر رہا ہوں کہ آپ اس کو پڑھائیں۔ بیزار میں مادری زبان سے یہ زبان، اُس میں زندہ رہتا ہے کرنا ہے جیسا مرنا ہے جوار دو ہے۔ اگلش ہے اس میں پھر اس کیلئے اس کو اساتذہ نہیں مل

رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب والا! اس حوالے سے میں آپ سے روئک چاؤں گا۔ باقی باہر اس وقت ایک نیک پناہ ہوا تھے مسٹر یار محمد رند صاحب جو کہ ہمارے اس اسی بات کے colleague ہیں۔ میں اس بات پر بیکھ کی کام طالب کسی بھی طرح کا ہو۔ مجھے اس کے image سے غرض نہیں ہے۔ لیکن یہ اس اسی بات کی ہم سب کی ذمہ داری نہیں ہے کہ کوئی colleague کل میں بھی ہو سکتا ہوں اگر یہاں آ کر بیٹھوں گا ان کو سنتا چاہیے ان کی بات سننی چاہیے اور میں آصف ریکی صاحب ہمارے ایڈو کیٹ ہنزل صاحب ان کو مبارک بادو یہاں ہوں ان کے عہدے کا دو قریب فرمائی ہیں۔ اچھی بات ہے پہلا دن ہے ان کا آصف جان مبارک ہو آپ کو خصوصاً میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب اپنے صاحب! آپ ایک کمیٹی بنائیں جو مسٹر یار محمد رند صاحب کے ساتھ بات کریں۔ اگر قانون کا عدالت کا، وسرے مسئلے ہیں اس کے ساتھ بات چیت کریں۔ تو یہ تھہرے کا سلسلہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ یہ چیزیں ختم ہوں چاہیں۔ میں راستے میں آیاں اور طبقہ سب سے پرانا بلوچستان کا لکھیف کا خکار ہے وہ ہمارے پولیس والے ہیں۔ مسڑوں میں مسڑوں میں بجھنا ماز کے وقت ہم اپنے گناہ جا کر جحد کے دن معاف کوئی نہ کے لیے مسجد کے اندر جاتے ہیں لیکن وہ بندوق اٹھائیں باہر کھڑے ہیں ہماری حفاظت کے لیے۔ کیونکہ یہاں مسجد یہی محفوظ نہیں ہیں ہندووں کے مندر ریکی محفوظ نہیں لوگوں کے امام بارہ گاہ بھی محفوظ نہیں۔ وہ پولیس والا جو رمضان میں مسڑوں کی حفاظت کرتا ہے چلو وہ جناب والا! بلوچستان کا جس طرح میں نے ابھی کہا کہ خاران اور مانکلن والوں کے ساتھ ہوتا ہے discrimination ہوتی ہے۔ عدم مساوات ہیں۔ اسی طرح بلوچستان کی پولیس کے جو ملازمین ہیں۔ ان کی تغیریں پنجاب، خیر پختونخواہ اور سندھ کی پولیس کے ملازمین سے کیوں کم ہیں؟ سب سے زیادہ law and order کے challenges میں کہتا ہوں کہ ہنچی طور پر دباؤ کا خکار یہاں کے پولیس والے ہیں ان پیچاروں نے کیا قصور کیا ہے؟ کہ ان کو جو چھوٹے گریز کے پولیس طبقے والے ہیں تو میں جناب والا! چاؤں گا کہ یہاں افریض ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے شہر پیوس کو اس طرح آن پولیس والوں کے حوالے سے آپ یہاں روئک دیں کہ پوٹ پیش کی جائے کہ یہ تفاوت یہ عدم مساوات پولیس کے ملازمین کے تغیریں ہوں کے حوالے سے کیوں ہیں؟ ایک اور کپ بارگا ہو اے وہ community school کے اساتذہ کا ہے جو چھ سات کے قریب گزشت 20-15 سال سے Global teachers کے حوالے سے بہت بڑی جدوجہد ہم سب نے کی۔ میکٹو ہوں موجودہ حکومت نے

آ کر ان کے permanent order میری صاحب نے میرے دوست بھائی نصیب اللہ نے اور عبد القدوں صاحب نے وہ کر دیئے۔ چھ سو بیٹھے ہوئے میں ان کی بات سننی چاہیے ان میں جتنے بھی اساتذہ اہل ہیں fit ہیں کافی نہات ان کے سب براہ رہیں اسی طرح کی ایک پالیسی اپنانی چاہیے ان چھ سو اساتذہ کو بھی آپ permanent کرنا ہوگا۔ BDA کے ملازمین، جی صبح ہمارے دروازوں پر آتے ہیں وہ بھی بلوچستان کے فرزند ہیں اگر ہم نے C&W کے ملازمین کو ریلیف دے دیا تو بلوچستان ڈولپیٹسٹ اتحارٹی کے ملازمین کے حوالے سے بھی کہنی بھائی جانے ان کی سری بھی وزیر اعلیٰ کو سمجھنی چاہیے۔ جو لوگ اُس میں قابل ہیں۔ اپنے انساد پورے رکھتے ہیں ان کی عزیز رُگنی ہے ان کو بلوچستان کو service structure میں permanent کیا جائے۔ چاہے بھی ذی اے میں لے جاتے ہیں یادو سرے میں۔ سر ایک اور بات میں نے خاران کے حوالے سے پچھلے آسمانی کے جلاس میں کی۔ عبد القدوں بزرخ صاحب! نے یہاں کہا تھا کہ جی بلوچستان سے ٹوکن سٹم کا خاتمہ ہو گیا لیکن خاران والے ابھی تک بھی۔ حالانکہ خاران ایک پوری ریاست تھی، خاران کوئی ایک عام ضلع نہیں ہے خاران بلوچستان کا symbol ہے الگ اُس کی ایک identity اور ریاست تھی۔ آج خاران کے 200-250 زمیاد والی گاڑیوں کو وہ بلوچستان میں کہیں سے تخل لانے اور لے جانے یا کاروبار کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہ create discrimination کیا گیا ہے؟ یہ بات ہم نے اعلیٰ احکام تک پہنچائی ہیں کہ کی جی ٹوکن سٹم ہم ہے پورے بلوچستان میں کاروبار سرحدوں پر سب کو آنے جانے کی اجازت ہے تو لہذا آپ بوجوہ بات و زیر اعلیٰ صاحب نے یہاں کی جسے آپ اس کو یہاں دہراتے کہ بلوچستان میں عدم مساوات کی پالیسی نہیں پچلے گی۔ اگرچن کے آدمی کے ساتھ بھی گاڑی ہے اس کو بھی اجازت ہے جا کر وہاں سے اپنے لئے خوردنی تخل لے آتا ہے لانا چاہیے۔ اگر انگلیں کا آدمی چمن جا کر کاروبار کرتا ہے تو اس کو بھی والوں کو بھی نہیں روکنا چاہیے۔ ہم نے بلوچستان کے اندر خود پھوٹے پھوٹے بلوچستان کہا سے بنادیئے؟ یہ با دشای طاقت کب سے لے لی ہے؟ یہ کونے پوپیں والوں نے کس نے کی ہے؟ اس کو ختم کرنا ہوگا اگر اس culture کو ہم ریاتی طور پر فروغ دیں گے پھر لوگ جتنا والا! اپنے گاؤں گلوں سے ایک دوسرے کو گزرنے نہیں دیں گے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نصیب اللہ مری صاحب بیٹھے ہیں مسٹر مسٹر بیٹھے ہیں دمڑ صاحب بیٹھے ہیں دمڑ صاحب اس پر آپ اپنی رائے دیدیں جو پالیسی انہوں نے اعلان کی تھی باتی بھی مسٹر مسٹر اس جان بیٹھے ہیں تو بالخصوص مادری زبانوں

کے حوالے سے اور اساتذہ کے حوالے سے روپگ تجات والا! مری صاحب thank you

جناب اپنکر اشکریہ

**جناب ڈپٹی اپنکر:** شکریہ شاء ملوچ صاحب۔ میر نصیب اللہ مری صاحب یہ اساتذہ کا معاملہ تو کافی عرصے سے چلا آتا ہے ساڑھے سو سال ہو گئے ان کا کوئی آپ لوگوں نے solution کیا اس پر روشی ڈالیں۔

**میر نصیب اللہ مری (وزیر تعلیم):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنکر اجیسے ہمارے محترم شاء صاحب نے کہا تھیں کی کافی عرصے سے پوٹھیں پڑی ہوئی تھیں ابھی بھی ہمنے اس کو process کیا ہے۔ دو چار

دن میں انشاء اللہ اخبار میں آیا تقریباً ہم نے کوشش کی ہے اس کے لیے کہیاں ہائی میں تاکہ ایک ذیلہ مینے کے اندر اس کو مکمل ہم کر سکیں۔ باقی جہاں تک ہے پاک سروں کیشن میں جو پوٹھیں ہیں مطلب 15 سے

above اس کے لئے بھی ہم ہمارے ہیں تاکہ ہم adhoc پر لے لیں اس کے بعد جب پاک سروں کیشن

سے آئیں گے تو اس کو پھر رکھیں گے، ویسے اس کے adhoc پر۔ باقی جہاں تک ہے پاک سروں صاحب نے کہا ہے کہ چھ سات اساتذہ کی بات کی ہے تو اس کو بھی ہم کوشش کریں گے ہمارے ہوگا تو ہم انشاء اللہ اس کو بھی اسی وقت اسی چیز کو لے

ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جو law کے مطابق ہوگا تو ہم انشاء اللہ اس کو بھی اسی وقت اسی چیز کو لے کر انشاء اللہ CM صاحب کے پاس کھینچیں گے۔ باقی مادری زبانوں کا جیسے شاء صاحب نے کہا میں نے آج

اپنے سکریٹری اور ڈائریکٹر سے پوچھا انہوں نے کہا کافی عرصے سے یہ تو ہے صحیح۔ لیکن جیسے شاء صاحب نے کہا ہے صحیح ہے اور ہر پڑھائی مادری زبانوں میں نہیں ہوتی ہے نہ ہمارے پاس تھیں نہ کچھ ہیں اس کیلئے ابھی جو پوٹھیں منتظر ہوتی ہیں کوئی سائنس کے ہیں کوئی math کے ہیں کیونکہ بلوچی، برہوی یا پشتون، زبان کا کوئی تھیں نہیں ہے۔

اس میں ہم رکھ رہے ہیں ہاتھ ہم نے یہ کہا ہے کہ جو بھی ہم یہ پوٹھیں لے رہے ہیں اس میں کام جتنے

بھی اس میں پھر ہم پائیجت (PIET) کے through ان سے فرینٹ کرائیں گے تاکہ یہ مادری زبانوں کا بھی

پورے ہر ذریعہ میں شروع ہو لیکن اس میں پہلے سے ہیں صحیح۔ پڑھائی کچھ نہیں ہے کیونکہ ماسٹر صاحب ان کو تو خود بلوچی یا برہوی یا پشتون نہیں آتی ہے وہ آگے کیا پڑھائیں گے۔ تو اس کے لیے ہم next areas میں انشاء اللہ پوٹھیں

بھی رکھ رہے ہیں برہوی کے بھی رکھ رہے ہیں پشتون کے بھی رکھ رہے ہیں بلوچی کے بھی رکھ رہے ہیں تمام

زبانوں کے۔ پرشٹلیکہ اسیں اور سندھی کے بھی کچھ areas میں ان کے لیے بھی ہم رکھ رہے ہیں تو انشاء اللہ ہم

اس پر کام کر رہے ہیں انشاء اللہ جلد ہو جائے گا!

**جناب ذپی اپنے اپنے:** شکریہ بہر نصیب اللہ مری صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب ایکٹر صاحب! میں نشر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جو نشر صاحب نے بات کی مادری زبانوں کی۔ ایسا تھا کہ 2000ء۔۔۔ (ماہنامہ) جناب اپنے! نشر صاحب! آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو فیض پارٹی نے صحیح نہیں بتایا ہے وہ صحیح نہیں بتایا ہے ڈائریکٹر صاحب نے صحیح بتایا ہے۔ ڈائریکٹری ایکٹریشن نے صحیح نہیں بتایا ہے اس بارے میں ایک مکمل Act پاس کیا ہے مادری زبانوں کا last tenure میں ہماری جب حکومت تھی ہم نے اس کا کریمہ مادری زبانوں کا۔ اور باقاعدہ، باقاعدے چھپ گئے اس آنندہ کی ریٹینگ ہو گئی اسکلوں میں حتیٰ کہ پڑھانا بھی شروع ہو گیا۔ پشومند بلوجی میں برآبھی میں فاری میں مندرجہ میں، جہاں پر پڑھانی سب کو مکمل ہوئی سب کچھ شروع ہوا مادری زبانوں کا۔ لیکن بعد میں جب ہماری حکومت گئی تو انہوں نے ڈیپارٹمنٹ نے قدم اس کو روکا ہے۔ نشر صاحب یہ پوچکہ تم تھے اس وقت ہم نے سب کچھ۔

**جناب ذپی اپنے:** شکریہ زیرے صاحب، آپ کا point آگیا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: باقاعدہ پروفیسر عصمت اللہ جو ایکی وفاقد گئے ہیں وہ اس کمٹی میں تھے جو بے بڑے داشور اس کمٹی میں تھے۔ انہوں نے سب کچھ بتایا باقاعدے بنائے، کورس بتایا سب بتایا۔

**جناب ذپی اپنے:** شکریہ زیرے صاحب،

جناب نصراللہ خان زیرے: ڈیپارٹمنٹ ناں ڈائریکٹر صاحب یا ڈائریکٹری صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ نشر صاحب کو جو ہے نا وہ غلط راہ دیکھا رہا ہے۔

**جناب ذپی اپنے:** جی قادر بیل نائل صاحب۔ آپ کی بات آگئی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس کو صحیح طور پر جانا چاہیے اور ابھی لوگ عدالت بھی گئے ہیں کہ کیوں ایک ایک پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔

**جناب ذپی اپنے:** صحیح ہے زیرے صاحب آپ کی بات آگئی ہے قادر نائل صاحب آپ بات کریں پھر نشر صاحب جواب دیں گے۔

جناب قادر بیل نائل: شکریہ جناب اپنے! اس سے پہلے تو مجھے موقع ہے کہ جو طریقہ کار ہے بات کرنے کا کہ اس میں انصاف کے قاضی پورے کیے جائیں گے اور میں بار بار اٹھ رہا ہوں اور ایک MPA صاحب جو ہے

وہ تین بار بات کر رہا ہوتا ہے۔ تو kindly یہ سچ ہے اس کا آپ دکھلیں اور دوسرا بات آصف ریکی صاحب کو میں مبارک باد دیتا ہوں خی ذ مداری اور نیا عبده لینے کے لیے۔ جناب اپنکے! جھرخ شاء بلوق صاحب نے کہا کہ کل 21 فروری کو پوری دنیا میں مداری زبانوں کا عالمی دن منایا گیا۔ اس حوالے سے پاکستان اور بلوجستان بھر میں تقریبات ہوئیں۔ تقریب یہوئیں مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے اور مختلف ادارے جو زبانوں پر کام کرتے ہیں ان کی جانب سے۔ مختلف تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جناب اپنکے اگر ارش ہے کہ نیا ہمدرمیں اس وقت 7 ہزار سے زائد زبانیں بوی جاتی ہیں یہ سات ہزار یا سائز میں سات ہزار زبانیں یہ انسانی ورثتی ہیں اس میں سائز ہے تن ہزار زبانیں اسی ہیں جو حکوم ہو رہی ہیں جو قائم ہو رہی ہیں جس کی بولنے والوں کی تعداد بالکل ختم ہو رہی ہے اور اسی طرح اگر پاکستان میں آئیں تو یہاں تقریباً 80 سے زائد زبانیں بوی جاتی ہیں۔ اور ان زبانوں کے ساتھ قلم یہ ہوتا ہے کہ انہیں مقامی اور local area میں قرار دے کر ان کو ختم کیا جاتا ہے۔ اب 80 زبانوں سے مراد، 80 civilizations ہیں۔ 80 تبدیل ہیں، 80 اقوام ہیں، جن کی اپنی روایات ہیں، اپنی تاریخ ہے، اپنی culture ہے۔ اور ان زبانوں سے جڑی ہوئیں ہیں ان کے اداب ہیں۔ اور ان زبانوں سے جڑی ہوئیں ہیں ان کے activist ہیں۔ جوان زبانوں کو زندہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ ہوا ہے کہ پاکستان میں چند ایک زبانوں کو چھوڑ کر باقی تمام زبانیں وہ محدود ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ جس میں ہزارگی زبان بھی شامل ہے جس میں GB کے اور KP کے بہت ساری الیکی زبانیں ہیں جو قائم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ تو اس حوالے سے خصوصاً بلوجستان میں جو زبانیں بوی جاتیں ہیں۔ ہزارگی کے جواب سے ہم نے قرارداد بھی لائی تھی کہ پہلی دی بولان میں ان کومناندگی دی جائے لیکن یہ ہوا اس قرارداد پر عمل آمد نہیں ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو یہاں کی زبانیں ہیں جس میں پشتون ہے، بلوچی، براہوی، ہزارگی ہے، اس کے ادارے میں جیسا کہ پشوپتی آئینی، بلوچی آئینی، براہوی آئینی ہے بر ادی ادبی سماں کی ہے۔ پشتونی غورزگ ہے، ہزارگی آئینی ہے ان کے فنڈ میں اضافہ کیا جائے تاکہ جو قومی زبانوں کا جو ادب تخلیق ہوتا ہے، ان کی کتابیں زیادہ چھپیں، ان میں جو artists ہیں ان کو بھولیات میسر ہوں اور اس کے مطابق جو قرارداد ہے اس قرارداد پر عمل درآمد کیا جائے اور خصوصاً پہلی دی بولان میں ہزارگی زبان کومناندگی دی جائے۔ دوسری بات جو مداری زبانوں میں تعلیم کے حوالے سے کہی جاتی ہے بھلی اسلامیوں میں چونکہ ہماری نمائندگی نہیں تھی تو ہم پر فارسی کے نام پر ایک زبان مسلط کی گئی کفاری جو ہے ہزارہ قوم کی زبان ہے میں اس clear House میں!

کرنا چاہتا ہوں کہ فارسی، فارسی کی زبان ہے یہ ہزارہ قوم کی زبان نہیں ہے۔ ہزارہ قوم کی زبان ہزارگی ہے جو ترکی، مگولی، شکرت اور آردو، دری سے ملکی ہے۔ ہزارگی سرا یکی اور بجا بی میں ہے وہی فرقہ ہزارگی اور فارسی میں ہے۔ جزو بانی ہماری بیہاں بولیں جاتی ہیں ہزارگی بولی جاتی ہے یہ زبان ایران میں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ لہذا فارسی اس باؤس سے ہمارے colleagues سے ہزارش ہے کہ یہیں فارسی کے ساتھ مدد جزو اجاتے۔ ہماری اپنی ایک زبان ہے ہماری اپنی ایک dictionary ہے اور جو آنے والے دس و تدریس میں جو عمل پر انحرافی level پر ہو گا اس میں ہزارگی کو شامل کیا جائے اور ہزارگی میں دس و تدریس دی جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی ایمپرکر: شکریہ۔**

**جناب قادری ہائل:** جناب ایمپکر! ایک اور اہم بات جو آج کل delimitation کے حوالے سے اختلافات کے حوالے سے اُس میں جناب ایمپکر! آپ کی توجہ چاہوں گا کہ جو delimitation کا معاملہ ہے خصوصاً جو کوئی شہری علاقے ہے وہاں پر سیاسی جماعتیں کبھی تختہ خواست ہیں جو انہوں نے اپنے اعتراضات بھی جمع کیے ہیں۔ میں آپ سے رونگٹ چاہوں گا کہ اس پر جو کہڑی لوکل گورنمنٹ ہے وہ سینینڈ گکٹنی کے سامنے آ جائیں ہمیں brief کر لیں۔ مجھ سے پوچھ جاتا ہے کہ یہیں سیاستیں سینینڈ گکٹنی لوکل گورنمنٹ کی معاملہ کیا ہے کس طرح کی delimitation ہوئی ہے اس میں صوبائی حکومت کی پالیسی کیا ہے تو آپ brief دیں کہ کیہ کہڑی لوکل گورنمنٹ آئیں جو ہماری سینینڈ گکٹنی متعلق ہے اس کو brief Ruling کر لیں اس حوالے سے۔ بہت بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی ایمپرکر: شکریہ۔ جی۔ جناب شام لا۔**

**جناب گھنی شام لا۔:** جناب ایمپکر صاحب اس وقت ڈسٹرکٹ سیبلی میں امن و امان جو اتنا جو خراب ہو چکا ہے کہ پولیس کو کوئی کنٹرول نہیں ہے خاص کرچے جو کوئی میں ہمارے ہندو برادری کے لوگ ڈسٹرکٹ سیبلی سے جاتے ہیں پھر وہاں پر بھوانی سے لے کے دارو ہٹک دہاں پر gun point پر ان کو مور سائکلوں سے لوٹا جاتا ہے۔ پولیس FIR کہیں نہیں کاتتی ہے۔ ملٹری نہیں پکڑے جاتے ہیں۔ یہی اتنی بڑی situation ہے کہ لوگ خوف و ہراس کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا اس اصحاب کو حکم دیا جائے کہ اس کی انکوائری کریں کہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے دن بدن حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ سیبلی میں دن بدن پولیس کا کوئی کنٹرول نہیں ہے کوئی FIR دہاں پر کہتی نہیں ہے بندے جاتے وہاں پر ہمارے FIR کا نئے کیلے SHO دہاں پر کام نئے کیلے

تیار نہیں ہوتے ہیں اس حوالے سے انگلی وہاں پر اتنی بے چینی ہے کہ لوگ وہاں پر غفر کرنے سے، دن دہارے وہاں پر گاڑیاں روک کر point gun اُن سے پیسے لئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں اُنھیں سے کل بندے جا رہے تھے گاڑی میں وہاں سے آن کے موبائل فون، چھلاکھرو پے تھے ان لوگوں کے ساتھ تھے تو گن پواخت پر روک کر کران سے وہ پیسے بھی لے لئے گئے اور موبائل بھی لے گئے پھر یقہانے بھی چلے گئے تو SHO نے کہا کہ آپ مجھے ایک بفتہ کا نام دے دیں میں پکڑوں گا۔ مگر FIR، بھی نہیں کاٹوں گا تو اس حالات میں پھر تھانے کا کوئی مقصود نہیں ہے۔

**جناب ذپی اپنکر:** شکریہ۔ شامل نے جو point raise کیا۔ اسکی میں اس پر IG کو ایک ہدایت دی جائے کہ اس پواخت کا نولس لیں جو مشکلات ہیں جو لوگوں کو عوام کو اس پر اپنے ڈیپارٹمنٹ سے تفصیلی روپ سے طلب کریں۔

**جناب ملکھی شام لال:** دوسرا یہ مری ایک request کی تھی پہلے بھی request کی تھی کہ Hinglaj Mata کی جو رہیں ہے آج تک گورنمنٹ allot نہیں کر سکی ہے۔ جہاں کہ ہزاروں ایکڑ اُن لوگوں نے دینا میں باہر دیجئے ہیں جو جگہ پر بڑے بڑے اداروں کو دیں گیریہ ہاما تیرت آستانہ سے جو دینا ہے۔ میباہ پر اتنی بڑی اسکیمیں تو دی گئی ہیں اس صرف اس لئے دی گئی ہیں کہ وہاں پر اسکے بھی اخراجات بھی چلتے رہیں جو کاموں کی quality ہے میاڑا ہے وہ جب کہ کئی اکواڑی شہم جائے اور دیکھیں کہ وہاں پر کیا پوزیشن ہے اور کیا corruption ہوئی ہے اور وہاں پر کیا اگند چاہا ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو جا یہی مہربانی کر کے ہماری جو زمین ہے اس تاریخ آستانہ ہے دنیا سے وہاں پر لوگ آتے ہیں مگر ہم پھر بھی وہ زمین جو ہمارے نام آج تک بھی نہیں ہے اس آستانہ کے نام جو ہمارے ساتھ ساری زیادتی ہے، مہربانی کر کے روٹنک دی جائے کہ اس کو ہمارے نام پر الاث کی جائے۔

**جناب ذپی اپنکر:** شکریہ۔ ملکھی شام لال۔

**جناب ملکھی شام لال:** دوسرا وہ چھوٹا سا عرض ہے کہ وہاں پر جب جو کسی گیس کی اتنا problem ہے کہ بلوچستان میں اگر آپ سمجھیں کہ اگر خواتین روؤوں پر نکتی ہیں تو کوئی زیادہ ہی problem ہے، تو وہاں پر ہمچاری خواتین نکتی ہیں وہاں گیس بالکل ہے نہیں۔ یہ میں سمجھ میں نہیں دی جا رہی ہے سب لوگ آپ کو پڑھتے ہے اس وقت بچے ہیں، رات کو دن کو ناشکت کھانے پینے کیلئے بھی تراپتے ہیں اور بازاروں سے جا کر کے نان لے آتے

بیں تو میریانی کر کے انوہدایت کی جائے کہ گس کا بندوبست کیا جائے۔

**جناب ڈپنی اپنکر:** شکریہ تھامی شام اعلیٰ خلیل جارح۔ آپ کس حوالے سے بات کرنی ہے؟

**جناب خلیل جارح پھتو (پاریمانی سیکرری برائے محکمہ قائمی امور):** جناب اپنکر صاحب اشرف

کرتا ہوں خدا کریم کے بارہ کرت نام سے جناب اپنکر! کچھ عرصہ پہلے آپ نے ایک رو لنگ دی تھی departments کے حوالے سے کہ جوڑ پارمنٹ نکر بوس یاد گیر class کی پوشون کو

کے نام سے منسلک کرتے تھے۔ لہذا اس پر بڑا آپ کی رو لنگ کے بعد بڑا یکشن ہوا ہے اور جیف سیکرری صاحب نے ہدایت کی ہے کہ اس پر punish کیا جائے گا جو بھی ایسا القام کرے گا۔ لیکن ساتھ ساتھ جناب ڈپنی اپنکر صاحب ادو مینے سے جناب وہ مزدور رہنکون عالم زبان میں sweeper بھی کہا جاتا ہے گئی کہا جاتا ہے لیکن ان کی دو مینے سے تجوہیں بند کی گئیں ان کو تجوہیں نہیں مل رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دو Sunday کو بھی کام کرتے ہیں جس کو overtime کہا جاتا ہے ان کو overtime بھی نہیں ملا اور کافی ہمارے سیاسی بھائی، ہاں اُنکے پاس گئے تھے انہمار بھتی کیلئے لیکن میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ فرم ہے جہاں سے ہم کھڑے ہو کے ان کے حقق کی بات کر سکتے ہیں۔ لہذا اگر آپ کی چھٹی سی رو لنگ سے اگر ان غریبوں کے چوپانے ہل سکتے ہیں ان کو ان کو حقن لکتا ہے۔

**جناب ڈپنی اپنکر:** آپ تو CM کے ساتھ ہوتے ہیں آپ لوگ کیا کر رہے ہوتے ہیں گورنمنٹ والے تو آپ یہ منسلک CM صاحب کے ساتھ۔

**پاریمانی سیکرری برائے محکمہ قائمی امور:** CM صاحب اضور میں حکومتی نمائندگی کر رہا ہوں اور اپنے قوم کے مسئلے یوردم ہے جہاں اٹھایا جائے تاکہ یہاں سے جو آواز جاتی ہے وہ موثر ہوتی ہے لہذا آپ اس پر رو لنگ دے کہ ان کی کیا وجہ ہے ان کی salary نہیں مل رہی۔ کوئی جو بتائیں اگر وہ feel guilty ہیں کسی جگہ guilty ہیں تو ہم ان سے بات کریں تو CM صاحب سے تم نے بات کی ہے لیکن آپ رو لنگ دیں، کیونکہ آپ ہمارے کشوفوں میں ہیں۔

**جناب ڈپنی اپنکر:** کس department کے میں؟

**پاریمانی سیکرری برائے محکمہ قائمی امور:** سر! لوکل گورنمنٹ ٹپیکارمنٹس کے میں آپ بتادیں کہ کیوں دو مینہوں سے سلبری نہیں مل رہی overtime نہیں مل رہی اس کی وجہ بتادیں اگر genuine وجہ ہے تو ہم بھی

یہاں apologize کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اگر ان کا حق ہے تو ان کو دیا جائے۔ کیا وجہ ہے کہ ان کی تجویزیں دو ممینے سے نہیں ملی ہیں۔ اور یہ جناب ڈپٹی ایسٹکر صاحب یکوئی دو ممینے کا نہیں ہے۔ یہ دستورہ بن چکا ہے۔ کوئی عید آتی ہے، ابھی ہمارے روزے شروع ہو رہے ہیں دو مارچ کو ہمارا پہلا روزہ ہے۔ کہ کسی بھی انہوں نے اس طرح گزاری ہے۔ نہیں اس فورم سے گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح دوسرے ڈپٹیاٹمنٹ کو سالانہ تجویز دی جاتی ہے۔ ان کو بھی ایسا ایک سال کی تجویز میٹرو پولیٹن سے دی جائے۔

**جناب ڈپٹی ایسٹکر:** ٹھیر خلیل جارج۔

**جناب ڈپٹی ایسٹکر:** جی، میمن خان تھی۔

**جناب میمن خان تھی** (وزیر سائنس و افنا فریشن بیکنالووی): اعوذ بالله من الشیطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم ط جناب ایسٹکر صاحب! آپ کی بڑی ہمدردانہ کام پر مجھے نامُ دیا۔ اور نہیں یہ بتانا چاہوں گا جناب ایسٹکر صاحب کہ کچھ دن پہلے بلوجستان کے اندرا ایک بہت بڑی دوہشت گردی ہوئی۔ خاص طور پر پنجکور بونگکی کے اندر اور ہمارے فورس روکنائے تباہی گیا۔ اور نہیں ذاتی طور پر اپنے پرائم فائز عربان خان کا شکریہ ادا کروں گا کہ وہ خودا ہے وہاں پر چل کے اور انہوں نے ان کے ساتھ بھیتی کا اٹھایا کیا۔ اور نہیں بھی ان کے ساتھ اور ہمارے فورس کے ساتھ جو لوگ شہید ہوئے وہ ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ باقاعدہ انڈیا کے جیٹلز نے اس کو یہ دیکھایا کہ یہاں پاری کے جزوں کو بھی مارا گیا۔ وہ ایک جھوٹی خبر تھی۔ مگر ہمارے فورسز نے ان کا مقابلہ کرتے ہوئے دوہشت گروہوں کو مار دیا۔ اور ان کی غلطی ہمیں ہے کہ اس طرح بزدلالہ جعل کریں گے اور اس کے بعد ہمارے فورسز یا پاکستان کے یا بلوجستان کے عوام ذرخواستیں ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہمیں ہے اور جناب ایسٹکر! اس کے ساتھ ساتھ نہیں یہ بھی بتانا چاہوں گا۔

**جناب ڈپٹی ایسٹکر:** اذا ان ہے دومنٹ کیلئے تشریف رکھیں۔

(اذا ان عصر)

**جناب ڈپٹی ایسٹکر:** جی، میمن خان صاحب۔

**وزیر سائنس و افنا فریشن بیکنالووی:** جناب ایسٹکر صاحب! اس کے ساتھ ساتھ نہیں یہ بھی بتانا چاہوں کہ انڈیا کے ساتھ ایک ہماری ایک بہن جو مکان کے نام سے تھی، جو اپنے کام لے گئی، اور وہاں پر انہوں نے پرہ کیا ہوا تھا جو ہمارا دین کہتا ہے جو ہمارا مذہب کہتا ہے۔ اور اس کو RSS کے لوگوں نے روک دیا کہ آپ پر دہنیں

کر بیگنی۔ بلکہ پورے مسلمانوں کو اپنیا میں پوچھ کرنے سے روک دیا گیا۔ جس کی میں پر زور دہ مدت کرتا ہوں کہ اپنیا اپنے ملک میں 52 تحریکیں جو آزادی کی پل رہی ہیں اپنے مسلموں کو ختم کرے۔ پھر بلوچستان کی طرف دیکھیں۔ اور یہ کہتا ہے کہ ہم یہاں پر اس طرح کے دہشت گردی کریں گے تو رجاء بیگنی۔ یہ ان کی غلط فتنی ہے اور خاص طور پر جو اسلامی مسئلہ ہے۔ یہ بھی اپنیکر صاحب آپ کو کہوں گا کہ یہ یہ مری ذات کا مسئلہ نہیں ہے پورے اسلام کا مسئلہ ہے اور یہ ہمارا نبیادی حق ہے عورتوں کا کرو پوچھ کریں۔ اور آپ یقین کریں کہ وہاں کے مسلمانوں کا جیسا حرام کر دیا۔ کہ آپ پر وہ نہیں کر سکتے لیکن کوئی پانی بیچک دیا جاتا ہے ان کی تذمیل کی جاری ہے۔ اگر ہم آج اس طرح خاموش بیٹھ رہیں گے یہ آج قیامت کے دن خاتمی ہم سے بھی پوچھتے گا کہ مسلمانوں کے ساتھ اتنا ظلم ہو رہا تھا اور آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے بات نہیں کی۔ بہت شکریہ۔

**جناب ڈپنی اپنیکر:** شکریہ بین خان خان بھی صاحب۔

**جناب ڈپنی اپنیکر:** سکریٹری اول گورنمنٹ کو بدایت کی جاتی ہے یہ جو ملکی کام عاملہ ہے جلد سے جلد مل کیا جائے گی اصرار پنی اپنیکر۔

**جناب اصرار خان اپنیکر:** شکریہ جناب اپنیکر۔ یقیناً جناب اپنیکر! آج کے اجلاس کے شروع سے ابھی تک پاونٹ آف آرڈر پر کافی بحث ہوئی ہے۔ اور میں یہ بھتیا ہوں کہ یقیناً ہمارے ہاں یہ سارے مسئلے اور مسائل جس پر کسی نکسی حوالے سے بات ہوئی ہے یہاں پر۔ وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن جناب اپنیکر جس ملک میں جس معاشرے میں پونچھل احیکام نہ ہو۔ وہ معاشرے دہاں پر ان کے رہنے والے اسن اسے لے کے ضروریات زندگی کے بنیادی مسائل تک ہر مسائل میں ہر ایک مسئلے سے دوچار ہو گے۔ جناب اپنیکر آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ یقیناً میں تو کہتا ہوں کہ بلوچستان کی اسلامی اس کی بھرپوری ہی ہے اس پورے ملک میں خاص کر جس بھی صوبے میں مظلوم کے لئے کوئی قدم اٹھایا گیا ہو تو بلوچستان اسلامی اور بلوچستان کے سیاسی لوگ صرف اول کے کروار پر بخڑے ہو کے اُس کے خلاف بھیشہ آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ میں پچھلے دو، تین دنوں سے کوشش کر رہا تھا کہ سکریٹری اسلامی کے ذریعے سے کہ میں ایک قرارداد لاؤں اور table کروں کہ آخر پر یہ کوثر کی ضمانت دینے کے بعد عملی و ذریعہ کیوں بانٹیں کیا جاتا ہے؟ ایسی کوئی گناہ ہے خدا نہ است جوان سے سرزد ہو کے وہ مملکت خداد پاکستان پر خدا نہ است کسی حقی طریقے سے پڑ رہی ہو۔ کافی دفعہ دھر سے اور ادھر سے

معلومات کر کے لیکن آخر میں مجھے یہ کہا گیا کہ یہ فی الحال نیل نہیں ہو سکتا ہے۔ تو وہ ایک منتخب ائمہ این اے ہیں جناب اپنے۔ وہ ایک حلقة کے نمائندے ہیں وہ ایک مقدس ایوان کے نمائندے ہیں۔ اور دوسری بات جناب اپنے! اگر ہم اس طرح آوازوں کو بانے کی کوشش کریں گے تو اس کے جواب وقت کی صورت حال جس سے ہم دوچار ہیں وہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ علی وزیر ائمہ این اے کو پاندھا سال بنانے کے اس کو اپنے حلقة اور اپنی عموم کے لئے آواز انہنے کے حق سے محروم کریں گے۔ آج آپ کے بلوجچان میں ہم حالات تو چیز رہے ہیں لیکن شاید ہم میں سے کسی کی یہ کوشش ہو گئی کہ کسی کے لئے دنیا پڑھ کے کسی کے حق میں بات کر کے ٹھوڑی بہت ہم کی کے ہاں قریب ہو جائیں گے لیکن جناب اپنے میں خبیدہ اس پر سوچنا چاہیے جب آپ کے بلوجچان یونیورسٹی کے دو طلباء میں آج میں سوچ رہا تھا کہ میرا بھائی شاء بلوچ سب سے پہلے انھوں کے یونیورسٹی کے طباہ کے انوار پر بات کریں گے جو غلام گرفتاری ہوئی ہے، میں تو سوچ رہا تھا جو آج حقیقی بلوچ جو خدمار سے student اخوا ہوئے ہیں اس پر بات ہو گی۔ گناہ گار ہیں تو عذالتون میں سامنے لا کیں۔ گناہ گار ہیں تو ان کو عذالتون سے سزا میں لاوائیں۔ لیکن یہ میں کیوں کہہ رہا ہوں جناب اپنے۔ اس قرب سے ہم گزر چکے ہیں۔ یہ اغوا منا گرفتاریاں چھپ میں سے ہم سہ پچے ہیں اور اسکے بعد میں اس کی لاشیں ملی ہیں۔ تو اس طرح کے پچھے آپ کے جو اسلام آباد میں قائدِ اعظم یونیورسٹی کے طباہ ہوں۔ جو بلوجچان یونیورسٹی کے students ہوں۔ جو ایم اے، ایم اے یا اور ایم فل، بی ایچ ڈی کے طباہ ہوں۔ اس پر اپنے والدین اپنے گھروالے ناز خونر کرتے ہوں جبکہ اس کا س طرح اغوا کر کے کسی چار میں کے بعد کسی کو چھوڑ دیا جائے تارچ کر کے کسی کی لاش پھیکی جائے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر آپ کیا ترقی رکھ سکتے ہو۔ میں کہتا ہوں آج آپ اگر بخوبی سے ان محالات کو دیکھ لیتے تو آج آپ کے ہاں ایسے واقعات ہوتے ہیں نہیں جس طرح کے واقعات ہم نے پہنچ رہیں دیکھ لئے جس طرح واقعات ہم نے نوچی میں دیکھ لئے یا جس طرح کے واقعات سے پہنچون یا لیٹ ایج گزرنے جا رہے۔ ہم کہاں گئے ہمارے علاقوں پر جنگ مسلط ہوئی پہلے یہ جنگ جہاد کے نام سے تھی پھر اسکے خلاف ایک اور تحریک آئی بھراں کو ہشت گردہ ریا کی آج انہی لوگوں کے ذریعے سے آج کے اخبار میں ایک سیاست ہے کہ جس ٹی ٹی پی کو ہم دُن نمبر ایک سمجھتے ہیں وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اور ریاست پاکستان کے ساتھ ہماری ٹی ٹی کے ذریعے سے مذاکرات ہو رہے ہیں ایم آری پلک سکول کے بچوں کو بھول بیٹھے ہیں ہم سانحہ 18 اگست کے واقعات کو بھول بیٹھے ہیں۔ ہم اسی طرح سے بہت سارے ایسے ہمارے گاہ بیٹھے بھائی پچھے جواب

طرح کے واقعات کے نزد رہوئے ہیں، ہم ان کو بھول نہیں سکتے ہیں، اور اسی طرح آج آپ کے پورے ملک میں آپ کے استنکر پرمن کے ساتھ کیا ہو رہا ہے مجن بیگ سے لیکر آپ کے کراچی میں اطہر مtein کوئں کیا گیا آپ کی خواتین یہاں پر میرے بھائی بیٹیں بھائی نے بات کی مکان کی آپ جا کر غریبہ فاروق کا محل پوچھیں آپ عاصمہ شیرازی کا محل پوچھیں یعنی جو صورتحال ہم اپنے اور گرد ماحول میں خواتین سے لیکر بھی سے لیکر میں کہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ہاں جو بچپن کے ساتھ زیادتیوں کے کمیں ہم دیکھ رہے ہیں شاید دنیا کے بھی برا بر ہوں اس سے بھی ہم آگے ہوں دنیا سے بھی ہم آگے ہوں۔ تو ایسی صورتحال میں جناب اپنے کریم جب آپ کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں دیں گے قرارداد لانے کی اجازت نہیں دیں گے اور ابھی پچھلے آٹھ دنوں سے یہ دھڑنا کراچی میں پڑھا ہے صفائح اپنے صفات جس کیس میں بھی علی و زیر کی صفائح ہوتی ہے اگلے دن کوئی دوسرا کسی ڈالتے یہی ایک ایم این اے کے ساتھ جب آپ کا یہ دید یہ ہوا رائیک ایسا شخص جس کے خاندان نے دوست گردی کے باقاعدوں اخراجہ سے میں جنازے اخراجے ہوں ابھی نہیں سمجھ میں نہیں ارہا ہے کہ دوست گرد اس ریاست کے دن ہم میں یاد دوست گردی کے خلاف شہادتیں اور قربانیاں دینے والے ریاست کے خداخواست دشمن ہیں۔ دوست گردی کے ہمارے لوگ ریاست کے باقاعدوں حکومت کے باقاعدوں رورہے ہیں لفظی وہ علی و زیر جو ایم این اے ہے جس نے خود اپنے خاندان کے اخراجہ سے میں جنازے اخراجے ہیں ہمارے ایوان سے لیکر کہیں بھی اسکے لئے ہم کوئی آواز نہیں دیکھ رہے ہیں خفیظ بلوچ جیسے بھائی کے لئے ہم کوئی آواز نہیں دیکھ رہے ہیں ہمارے یونیورسٹی کے بچوں کے لئے ہم کوئی آواز اخراجہ ہوئے نہیں دیکھ رہے ہیں تو آپ ہمیں بتا دیں یہ حکومت یہ ایوان سال ڈیہ شاید ہم اس میں رہے اور اس ملک کا توبہ ہی نہیں چلتا ہے کہ وقت مکمل بھی کرے گے یا نہیں لیکن کم ازکم ہمارا اس ایوان سے ایسی آوازیں مظلوموں کی حق میں ضرور اٹھنی چاہے کہ کل ہم بیک میں جائیں گے کہ کوئی ہمیں ملامت نہ ہرائے کہ جس مقصد کے لئے ہم نے آپ کو بھجوایا تھا مظلوموں کی آواز بن کر کے جو لوگ یہیں اس کے لئے آواز اخراجہ کے آپ بات کریں گے لیکن یہاں پر تو میں کہتا ہوں کہ میں کیا کہوں تو جناب اپنے کہنے کا مقصد یہ ہے۔

**جناب ذپی اپنے کریم:** شیری صغری چنگی صاحب۔

**جناب اصغر خان اپنے کریم:** کعلی وزیر کے لئے قرارداد کو کیوں نہیں اجازت نہیں ملی۔

**جناب ذپی اپنے کریم:** میرے خیال میں کارروائی کی طرف آتے ہیں جب آپ پھر قرارداد کیں گے جب اس پر جب جو ہے۔

**جناب اصغر خان اچخزئی:** تو قرارداد کی آپ روئنگ دے دیں کہ تم قرارداد لائیں گے۔

**جناب ذپی اپنکر:** نہیں اس کے لئے تو روئنگ کی ضرورت نہیں وہ تو آپ خود لائکتے ہیں قرارداد صرف اسلامی میں تھے کرا دیں۔

**جناب اصغر خان اچخزئی:** ٹھیک ہے میں کرا دوں گا۔

**جناب ذپی اپنکر:** میں قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسلامی مجری 1974 کے تحت ذیل اسلامی ارکین کو رو اس اجلاس کے لئے پہلی آف چیئرمین کے لئے نامزد کرا تھا ہوں۔

(۱) جناب قادر علی نائل، (۲) جناب اصغر خان اچخزئی،

(۳) ملک نصیر احمد شاہوی (۴) جناب اصغر علی ترین۔

**جناب ذپی اپنکر:** وفقہ والات۔

**جناب ذپی اپنکر:** جی زا بدلی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 362 دریافت فرمائیں۔

**سوال نمبر 362:** میرزا بدلی ریکی، برکن اسلامی: نیش موصول ہونے کی تاریخ 23 ستمبر 2020

کیا وزیر محنت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

**سوال نمبر 30:** 30 نومبر 2021 اور 21 جوئی 2022 کو موخر شدہ

سال 2018 تا 2020ء کے دوران ضلع واخک کے بی ایچ یو زکوکل کتنے ایکابر نیشن فراہم کیے گئے ہی بی ایچ یو دار تفصیل دی جائے۔

**وزیر محنت:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 جوئی 2021

اس ضمن میں تحریر ہے کہ ماں سال 2018 تا 2020ء کے دوران ضلع واخک کے BHUs، دو گیر ادارے کیلئے کوئی ایچ یو نہیں خریدی ہے اور نہیں دفعہ بہانے گا لیوں کی مدین کوئی خریداری کی ہے۔

**سوال نمبر 408:** جناب اصغر علی ترین، برکن اسلامی: نیش موصول ہونے کی تاریخ 2 دسمبر 2020

کیا وزیر محنت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

**سوال نمبر 30:** 30 نومبر 2021 اور 21 جوئی 2022 کو موخر شدہ

شعلی ہیپ کوارٹر پتال پشین میں موجود ایک اسرائیلی شہنشہوں کی مرمت کی بابت کے سلسلے میں کون کون سے اقدامات اٹھائے گئیں تفصیل دی جائے۔

**جناب زا بدلی ریکی:** جناب اپنکر صاحب ایں نے دیا تھا کہ 20-2018 تک۔

**جناب ذپی اپنکر:** منظر صاحب بیٹھئے ہوئے ہیں اس آپ نے سید احسان شاہ صاحب سوال آپ سے

متعلق ہے 362

**سید احسان شاہ (وزیر صحت):** جواب پڑھا ہو انصور کیا جائے۔

**جناب زا بدلی ریکی:** جناب اپنکرا میں نے دیتا کہ ضلع و اتحک میں بی اچ یوز کو کتنے ایجو بنس فراہم کیے گئے ہیں تو سوال اور جواب میں یہ دیا ہوا ہے کہ ایجو بنس نہیں خریدی گئی ہیں اور وہ دفتر پہنچ گا اڑیوں کی مد میں کوئی خریداری کی گئی ہے تو اندازہ آپ لگا کمیں جناب اپنکرا صاحب اہم رے مفتر صاحب اہمی آئے ہیں دو مینے ہیں یا مینے ہے ضلع و اتحک میں تقریباً تیس پہنچتیں بی اچ یوز ہیں ابھی مجھے ملٹن کریں مہینے کے بعد یاد و مینے کے بعد تک ایجو بنس فرٹ کرت اتحک کو بی اچ یوز کو دے سکتے ہیں کیونکہ ہمایت فنڈر ہیں کم از کم کوئی ایر جنگی ہوتی ہے پیار ہوتا ہے وہ کوئی تک اس کو لاتا۔۔۔۔۔

**جناب ذپی اپنکرا:** شکر یہ زا بدلی ریکی صاحب۔

**وزیر صحت:** جناب اپنکرا! مجزہ زمہر کاہنا بالکل بجاہ اور انہی کے حلتے میں جو ضرورت کی چیزیں ہیں وہ فراہم نہیں کی گئیں وہ مختلف ادوار میں بیہاں وھر نے انہی اکسلی کے اندر اپنا احتجاج کرتا رہا انہیں میں ان کو یہ لیکن دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت جو سائل دستیاب ہیں ہمیتہ ذپیارٹمنٹ کو ان میں انشاء اللہ ان کو ایک ایجو بنس جلدی دی جائے گی۔

**جناب ذپی اپنکرا:** شکر یہ سید احسان شاہ صاحب۔

**جناب زا بدلی ریکی:** جناب شر صاحب اپنکرا صاحب Thank you مجھے نماز پڑھنے کے لیے جاہت ہے یہ سوال بعد میں جماعت بھی نہ دیک آرہی ہے۔ (انیک بننگر بولتارہ) **جناب ذپی اپنکرا:** وہ جھٹی پر ہیں آپ اپنی نمازوں سے پڑھیں آپ کو جواب مل گیا نیکی کردیا ہے۔ **جناب زا بدلی ریکی:** نہیں میں ملٹن نہیں ہوں مشرب ہوتے کم از کم مجھے ملٹن کرتے یا اس کو پھر بعد میں۔ **جناب ذپی اپنکرا:** اگلے جلاس کے لیے ڈیفر کر لیتے ہیں۔

**جناب زا بدلی ریکی:** ڈیفر کریں۔**اصفر علیٰ ترین صاحب آپ اپنا سوال نمبر 408 دریافت فرمائیں۔****جناب اصفر علیٰ ترین:** سوال نمبر 408**سوال نمبر 408 جناب اصفر علیٰ ترین، برکن اسلامی:** نوٹ موصول ہونے کی تاریخ 2 دسمبر 2020

کی وریحست از راه کرم مطلع فرمائی گے۔

**30 نومبر 2021 اور 21 جنوری 2022 کو موفر شدہ**

صلی ہیڈ کوارٹر پتال پشین میں موجود ایک اس سرمشینوں کی مرمت کی بابت کے سلسلے میں کون کون سے اقدامات انجامے گے میں تفصیل دی جائے۔

**وزیر صحت:** جواب موصول ہونے کی تاریخ 27 جنوری 2021

اس ضمن میں تحریر ہے کہ شاخ پشین میں چار عدد جدید ڈائیکل اسسر مشینیں اور آراو سٹم مورخ 23.8.2020 کو انسال کردی گئے تھے پشین میں اور اورانی میں میں ان کو مرمت کی کوئی ضرورت نہیں تمام اوازات پہلے سے ہی فراہم کردی گئے میں صرف ڈائیکل اسسر سلوشن کا مسئلہ ہے جو کہ ابھی ایم ایم ایس ڈی بلوچستان سے پر چیز کے مرحلے میں ہے جملہ جائے کا اور وہ بھی ضلعی ہیڈ کوارٹر پتال پشین کو فراہم کر دیا جائے گا۔

**جواب ذپیلی اپنکر:** آپ صرف نمبرہ کریں سید احسان شاہ موالی نمبر 408

**وزیر صحت:** جواب جتاب والا پڑھا وہ اصول کی جائے۔

**جواب اصرتعلیٰ ترین:** جتاب اپنکر! اس میں، میں بنیادی طور پر یہ سوال کرنا چاہتا تھا یہ جواب انہیوں نے بالکل درست دیا ہے کہ نئی مشینیں انسال اسٹھن ہوئی ہیں اس کی مرمت کی ضرورت نہیں ہے میں اس سوال کی پیش تھیں تھا جو انہیوں نے دیا ہے سوال میرا یہ تھا جو مریض وہ آتے ہیں اپنی ڈائیکل اسسر کرانے کے لیے وہ جوان ٹھیٹ مٹ مریض اپنے لیے باہر سے خرید کر لاتے ہیں اس کے لیے کیا کیا اضافات ہیں وہ کیسے پورے کیے جائیں گے جو مریض آتا ہے اپنے ڈائیکل اسسر کرانے کے لیے وہ بازار اور مارکیٹ سے اگنی پن ہو گئے اور وہ ہو گئے تقریباً پہیں سوتین ہنڑ کار کے درمیان وہ باہر سے سامان لے کر آتا ہے تو وہ ڈائیکل اسسر مشین تو گلی لکن وہ Provide نہیں ہے باہل میں اس کے لیے کیا پرو ہیج ہے یا اس کی کمی پوری کی جائے گی Question میرا یقیناً۔

**وزیر صحت:** جتاب اپنکر! جب سے یعنی حکومت آئی ہے جیسا تھا ڈیپارٹمنٹ میں پہلے ایک سٹم تھا ایم ایس ڈی کا جو دو ایکاں پر چیز کی جاتی تھیں کوئی میں پورے صوبے کے لیے اور اس نظام میں بہت ساری خامیاں تھیں ہم نے آ کے جتاب والا ایم ایس ڈی کو شتم کر کے اب ڈسکرکت کو empower کیا ہے کہ ڈسکرکت کو پہلے دیے جائیں گے جو لوگ ایم ایس ڈی کی یا حکومت بلوچستان کی Approve لست ہو گی اس لست کے اندر تمام وہ ادیات وہ خود پر چیز کر سکیں گے اسی طرح ڈی ایچ اور ایم ایس جو ہبتوں کے ہیں تو یہ اگر ایم ایس اے صاحب سے میری گزارش ہو گی ذرا اپنے متعلق جو ایم ایس ہے اور ڈی ایچ اور ہے ان سے معلومات کی جائے ان

کوہم نے پیسے دیے ہیں اگر کوئی کی ہے وہ آپ بھیجتے تکمیل کوہ کیوں خرپنیں رہے ہیں۔ شکریہ جناب ڈپٹی ایسٹکر: شکریہ شاہ صاحب ملک نصیر احمد شاہ ولی صاحب ان کا سوال انہوں نے چھٹی کی درخواست دی ہوئی ہے جواب of dispose کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی ایسٹکر: سید عزیز اللہ آغا صاحب آپ اپنا سوال نمبر 504 دریافت فرمائیں۔ سوال نمبر 504: سوال نمبر 504 سید عزیز اللہ آغا رکن اسلامی:

☆ سوال نمبر 504 سید عزیز اللہ آغا رکن اسلامی: نوش موصول ہونے کی تاریخ 15 جون 2021

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ 30 نومبر 2021 اور 21 ذوری 2022 کو موڑ شدہ

شلن پشین کے کن کن ہسپتاں مبنیا دی مر آن صحت اور رو رول ہیلتھ فریز میں گرین 15 تا 15 کی ملک کشید رہ اسمیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ان کے نام اور گرینی قتصیل دی جائے۔

وزیر صحت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 2 تیر 2021  
محکمہ صحت ضلع پشین کی خالی اسمیاں گرین 15 تا 15 کی قتصیل۔

وزیر صحت: جناب والا جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب ایسٹکر میرے برادر مقتضم حسان شاہ صاحب ہمارے لیے انتہائی قابل قدرشہر ہیں اس میں تک نہیں ہے کہ جواب کو table کرو گا ایسا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جو اسمیاں خالی ہیں۔ منظر صاحب اگر یہ بات اسلامی کے فلور پر واضح کر دیں۔ کہ ان کو کب fil up کیا جا رہا ہے۔ صحت کے مسائل بہت زیادہ ہیں ہمارے یہاں۔

جناب ڈپٹی ایسٹکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔ جی سید حسان شاہ صاحب۔ وزیر صحت: شکریہ جناب ایسٹکر امیں آغا جان کا نہایت منون و مکور ہوں جو انہوں نے الفاظ میرے لیے استعمال کیے ہیں ان کا تہذیل سے منون ہوں اور یہ جو پیشیں کوئی 83 کے لگ بھگ ہیں میں انشاء اللہ تعالیٰ آغا جان کو تعلیم دلاتا ہوں کہ جلد سے جلد میں انشاء اللہ کی DG Health کو ہدایات جاری کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے ان کی تشہیر کی جائے اور یہ جو process ہے لوگوں کو recruit کرنے کا اُس پر کام شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی ایسٹکر: یہ بجائے ایک ڈسٹرکٹ کے بجائے اگر پورے بلوچستان کی جائے تو میرے خیال سے

لوگوں کو روزگار بھی مل جائے گا اور بیٹھنے کے سماں میں کمی بھی آجائے گی۔

**وزیر صحت:** بنی ایضاً پر صاحب اس کو ضرور دیکھوں گا سر۔

**جناب ذپی اپنکر:** شکریہ محکم خواراک سے متعلق جو ہیں منظر صاحب نے چھٹی کی ہے، شاء بلوج صاحب کا سوال جو ہے ملکی صحت سے 642 تو وہ نہیں ہیں تو ان کا جو ہے of disposed کیا جاتا ہے اور ملکی صحت کی سید عزیز اللہ آغا صاحب خواراک کے حوالے سے جواب آپ کو مل گئے ہیں اگر آپ مطمئن ہیں تو صحیح ہے تو of disposed کر دیتے ہیں اگر نہیں ہیں تو پھر جو ہے ظیور کر دیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے۔ موثر کر دیں صحیح ہے۔

**جناب ذپی اپنکر: سیکرٹری ایسپلی رخصت کی درخواست پڑھیں**

**جناب طاہر شاہ کاظمی اپنکر ایسپلی:** نواب محمد احمد خان ریاستی صاحب نے کونکے سے باہر ہونے کی بنا رواداں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ذپی اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری ایسپلی:** جام کمال خان صاحب نے فتحی مصروفیات کی بنا رواداں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب ذپی اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری ایسپلی:** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کونکے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ذپی اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری ایسپلی:** سردار عبدالرحمن کھیری ان صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ذپی اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری ایسپلی:** انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا رواداں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**جناب ذپی اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

- سکریئری اسمنی:** میر اسد اللہ بلوچ صاحب کوئند سے باہر ہونے کی باروں اجلاس میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** میر خیاء اللہ لاگو صاحب کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** میر عمر خان بھالی صاحب کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** حاجی محمد خان لہڑی صاحب کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** جناب عبدالغفار ہزارہ صاحب کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** جناب عبدالرشید صاحب کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** حاجی اکبر آسکانی صاحب اپنے حقوق انتخاب کے دورے پر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔
- جناب ذپیٰ اپنکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
- سکریئری اسمنی:** ملک سعیدر خان ایڈو و کیٹ صاحب نے کوئند سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

## بلوچستان صوبائی اسلامی

- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** حاجی محمد نواز خان کا کڑ صاحب نے مجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** ملک نسیر احمد شاہ بہوائی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بارہواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** ڈاکٹر رباب خان بلیدی صاحب مجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** محترمہ ماہ جین شیران صاحب مجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** محترمہ ملی عزیز ترین صاحب مجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** محترمہ مستورہ بی بی صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بارہواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔  
**سیکریٹری اسٹبلی:** رخصت کی درخواست میں شتم۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔
- جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04  
 مصدرہ 2022) کا پیش و منظور کی جانا۔

**جناب ذپی اپنکر:** وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد پاہنی بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) پیش کریں۔

**جناب خلیل جارج (پارلیمانی سکریٹری برائے محکمہ اقتصادی امور):** میں خلیل جارج پارلیمانی سکریٹری، وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد پاہنی کی جانب بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) پیش کرتا ہوں۔

**جناب ذپی اپنکر:** بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) پیش ہوا۔

**جناب ذپی اپنکر:** وزیر برائے محکمہ زراعت محکمہ و امداد پاہنی بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) کی باہت تحریک پیش کریں۔

**پارلیمانی سکریٹری برائے محکمہ اقتصادی امور:** میں خلیل جارج پارلیمانی سکریٹری، وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد پاہنی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) تواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسٹبلی مجرم 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 اور (2) 85 کے قاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

**جناب ذپی اپنکر:** تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) کو تواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسٹبلی مجرم 1974ء کے قاعدہ

نمبر 84 اور (2) 85 کے قاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟ ہاں یا ناں میں جواب دیں آپ لوگ

**جناب ذپی اپنکر:** تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) تواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسٹبلی مجرم 1974ء کے قاعدہ

نمبر 84 اور (2) 85 کے قاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

**جناب ذپی اپنکر:** وزیر برائے محکمہ زراعت محکمہ و امداد پاہنی بلوچستان کھاد کشروں کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصادرہ 2022) کی باہت الگی تحریک پیش کریں۔

پاریمانی سیکریتی برائے محکمہ اقتصادی امور: میں خلیل جارج پاریمانی سیکریتی، وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد باہمی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ ہاں یا انہیں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: تحریک مذکور ہوئی۔ بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد باہمی بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کی بات اگر تحریک پیش کریں۔

پاریمانی سیکریتی برائے محکمہ اقتصادی امور: میں خلیل جارج پاریمانی سیکریتی، وزیر برائے محکمہ زراعت و امداد باہمی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو منتظر لایا جائے۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو منتظر کیا جائے۔ ہاں یا انہیں جواب دیا جائے۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: تحریک مذکور ہوئی۔ بلوچستان کھاد کنٹرول کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 04 مصدرہ 2022) کو منتظر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: سرکاری قراردادوں میں۔

جناب ڈپٹی ایمپکٹر: انھیں زمرک خان اچکزئی صوبائی وزیر، ملک نعیم خان باڑی کی پاریمانی سیکریتی، جناب اصغر خان اچکزئی اور محترمہ شائینہ کا کمر صاحبہ میں سے کوئی ایک محکمہ اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 118 پیش کریں۔

محترمہ شاہینہ کا کمر: ہرگاہ کہ یہ ایوان ہمایہ ملک افغانستان میں بدلتی ہوئی صورت حال اور افغان عوام کے ساتھ ان کے جنگ زدہ ملک میں دیر پا امن کی تلاش میں کامل مکملی اور حسابت کا اظہار کرتا ہے چونکہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان امن، سلامتی اور استحکام ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ افغانستان کو اس وقت تاریخ

کی بدترین مالی اور نہادی قلت کی صورت حال کا سامنا ہے جس کی تصدیق اقوام متحده کے اداروں نے بھی کی ہے۔ افغانستان کی موجودہ مالی اور نہادی صورت حال جس کے اثرات افغانستان ملکی صوبوں بلوجستان اور خیرپختونخوا پر بھی پڑنے کے خلاشات ہیں۔ لپدا یا ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کریں کہ وہ غالباً برادری بالخصوص اقوام متحده، او آئی سی، یورپی یونین اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں سے رجوع کریں کہ وہ افغانستان میں امن اور مفاہمت کی پالیسی کو برقرار رکھتے ہوئے افغانستان کی فراہمی مالی امداد اور نہادی قلت کی شکار علاقوں میں اشیاء خودوفروش کی فراہمی کو تعمیل بائیں۔

**جناب اپنی اپنکر:** مشترک قرار دادہ 118 پیش ہوئی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

**جناب اصغر خان اپنکری:** جناب اپنکر! جس طرح جناب اپنکر شروع میں بھی خصوصاً افغانستان کے ساتھ جو ہمارے مقفل gateways ہیں جس میں چون سے لے کر آپ کے طوفم کی مرد دین تک تو پوچک افغانستان کی صورت حال سے جو بھی وہاں صورت حال ہو اس سے متاثر ہوئے بغیر ہم رہ نہیں سکتے ہیں۔ افغانستان کے اندر ورنی حالات پہلے 40 سال سے کیے اور کس طریقے سے اس نئی پر پہنچا دیئے گئے وہ ایک لمبی داستان ہے ایک لمبی سیاست ہے۔ لیکن اس وقت افغانستان میں جو حالات ہیں اس کے جو منفی اثرات آپ کی اس پوری بھی پر پڑیں گے خصوصاً آپ کے بلوجستان اور خیرپختونخواہ پر۔ جناب اپنکر! جس طرح اس سے پہلے اس طرح کے حالات میں ہمدرد کرنے کی request کرتے تھے حالات سامنے رکھ کر اس کے مطابق فیصلے کرنے کی درخواستیں کرتے تھے آج ہم دیکھ رہے ہیں خصوصاً اس پورے belt میں کہ خدا انخواست ہم پاٹی کے اس صورت حال سے دوبارہ دوچار ہونے جائیں۔ یقیناً جب ایک گھر کے ہاں چولہا جلنے کے لیے کچھ ہو، وہاں پانی پینے کیلئے کچھ میسر ہو، وہاں روزگار ہو، وہاں business ہو، وہاں دنیا کی کوئی بھی سہولت ہو تو، یقیناً اس کے وہ اثرات بودھشت گردی کی صورت میں ہو، جو snatching کی صورت میں ہو، جو ہدایتی کی صورت میں وہ پھر پورے علاقے کو اپنی بیٹی میں لے لیتے ہیں۔ تو اس وقت افغانستان کی جو صورت حال ہے وہاں ن رو زگار ہے وہاں ن business ہے، وہاں دنیا ہجھاں کی کوئی بھی بندیوںی انسانی سہولت تو ڈور کی بات ہے ضرورت کے مطابق جو چیزیں ہیں وہ مہیا نہیں ہیں۔ اور بد بخانہ، جس بھگ کا شروع ہی دن سے غرب و شرق حصے تھے آن Americans نے افغان عوام کی، حکومت اپنی جگہ افغان عوام کے کاپنے ہی حصے کے جو funds ہیں اس کے ایک حصے کو تمدید کر کے اور دوسرے حصے کو اپنے عوام کے 11/9 سے متاثرہ لوگوں کے استعمال میں

لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کی ہم مدد کرتے ہیں یہ افغان حکومت کی ملکیت نہیں ہے افغان عوام کی ملکیت ہے اپنی ایک در بارہ قوم ایک جاہ شدہ قوم، جس کے لیے دو وقت کی روٹی میدرپیش ہے اس کے حقوق پر اس طرح ظالمانہ طریقے سے ڈاکڑا لانا کر آپ کو ہم آپ کے اپنے حصے کا حق نہیں دیں گے۔ تو جس کا حقیقی اثر جو ہم سب پر پڑ رہا ہے۔ یقیناً جناب اپنے اگر دنیا نے International اداروں نے افغان عوام کے اس وقت کے حالات میں مدد کی، تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کے وہ حقیقی اثرات جو ہم باضی میں بھگت رہے ہیں وہ مزید ہم بھکتیں گے۔ تو لہذا میں اس قرارداد کے توقیع سے اس ایوان سے یہ request کرتا ہوں کہ وہ ایک قرارداد کی صورت میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کریں کہ دُنیا جہاں سے باخ Hosus اُمان امدادی اداروں سے جو United Nation کے نام سے مختلف شکلوں میں نبی ہوئی ہیں۔ Health Facilities سے لے Education تک اور نیادی انسانی ضرورت تک افغان عوام کو میسر کرنے کے لئے کوئی تدم اٹھائیں اور اگر یہ قدم نہیں اٹھایا گیا تو جو کچھ وہ خون ہم نے پچھلے چالیس سال وہاں پر دیکھی تھی اور اس وقت تک دیکھ رہے جس کے اثرات سے ہم یہاں بُخ نہیں پائیں ہیں تو میں یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ جناب اپنے! اُن حالات سے اُس سے بدر ٹھکل میں خدا نخواستہ ہم یہاں سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ تو لہذا اس ایوان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ وہ کم از کم افغان عوام کی مدد کے لئے ایک ہمسائے کی حیثیت سے ایک مسلمان بھائی کی حیثیت سے اُن کی مدد کیلئے آگے بڑھے اور دُنیا جہاں کی وہ ادارے جو مشرق میں شمال و جنوب میں، اس طرح کے غربت و افلاس سے دوچار لوگوں کی مدد کرتے ہیں اُس کی مدد کیلئے آگے بڑھیں تاکہ مستقبل میں خدا نخواستہ وہ حالات، ہم تو اپنی جگہ صحیح، خدا نخواستہ اُن کے بدر سے بدر تین حالات نہ ہو جائیں۔ تو اس آخری الفاظ پر میں ایوان سے International request کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کر کے وفاق سے مطالبہ کریں کہ وہ Donors میں پیش ہوئی ہے وہ اپنا باتھ بنا کیں اس میں۔ شکریہ۔

جناب ذپی اپنے اپنے: شکریہ صفرخان اچنگنی صاحب۔

جناب ذپی اپنے اپنے: جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you Mr. Speaker! یقیناً یہ قرارداد بہت ہی اہمیت کے حوال قرارداد ہے۔ جناب اپنے! آپ کو بخوبی علم ہے کہ ایک افغان ایک پشوں کی حیثیت سے افغانستان ہمارا

ایک اسلامی ورہسا یہ ملک ہے۔ اور افغانستان کی سر زمین ایک ایسی مردم خیز سر زمین رہی ہے کہ اس پر تاریخ کے کئی ادوار میں اس قسم کی حالت آپنی ہے۔ مگر غیر افغان عوام نے اس مردم خیز سر زمین نے ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے سر زمین کا دفاع کیا ہے۔ جناب امیرکراں افغانستان اپنے تاریخ میں بھی بھائی قات کا شکار نہیں رہا ہے۔ پندرہ اگست کے بعد جو صورتحال نافذ ہوئی اور اس سے پہلے افغانستان کے تمام آئینی ادارے وہاں موجود تھے۔ ان کے منتخب پارلیمنٹ تھے ممبران اسلامی تھے جس طرح آج ہیں۔ اور یہ بھی میں بتاتا چلوں کو ڈینا کے 80 ممالک سے افغانستان کی حالت بھرتی۔ آج اگر ایک جانب افغانستان کو زریعہ اجتناس کی قلت کا سامنا ہے۔ تو اس سے یقیناً یہ ڈینا کا فرض ہے کہ تمام ڈینا کا جس نے افغانستان میں وہاں ڈینا جہاں کی قوت میں ایسیں اور ڈینا جہاں کے دوست گروہوں کو لا کر افغانستان کو جاتا ہی اور بر بادی سے دوچار کیا تھا۔ انکا فرض ہن رہا ہے کہ وہ افغان عوام کی مدد کریں۔ جناب امیرکراں آج سب سے ۲٪ امام مسئلہ افغان عوام، افغانستان کی آزادی اور اس کے استقلال کا ہے۔ تمام ڈینا یہ اور بالخصوص میاں یہ مالک کو یہ guarantee ہو گی کہ افغانستان کی آزادی اور اس کے استقلال اس کی عاصی تتمیت اس کی سر زمین کی دفاع، اس کی صفات و دینی ہو گی۔ اور جو ہمسایہ مالک مداخلت کر رہے ہیں وہ مداخلت سے باز رہیں۔ جناب امیرکراں آج سے 1931ء میں جب شاہ عرش قذاق کریں گے افغانستان اور آج بھی ان کے بہت سارے کتابیں بھری ہی ہیں افغانستان سے متعلق وہ کہتا ہے کہ ”

آیا یک پیکر آب ڈگن است

ملت افغان در آن پیکر دل است

از گشا دا گشا آیا

وز فسا دا و فسا دا آیا

جب اس ملک کے خواب دیکھتے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوہ سار کے رہنے والے اور ایکی جگہ سے بیہاں پر سب کچھ قائم ہیں اور افغانستان میں اگر اسکن ہوگا تو پورے ڈینا میں اسکن ہوگا اور اگر افغانستان میں اسکن نہیں ہوگا تو پورے خطے میں امن نہیں ہوگا۔ اور آج 40 سال کے بعد بھی ہمارے آج کے حکمران اور کل کے حکمرانوں نے اور بالخصوص فوجی امریت کے دور میں جزوی خیاء کے دور میں جو پالیسی اختیار کی گئی دوست گردی کی پالیسی افغانستان کو پانچواں صوبہ بنانے کی پالیسی اس نے تمام صورتحال کو اس نئی پر لایا کہ آج ہمارا ملک بھی دوست

گردی سے محفوظ نہیں ہے۔ جب ہم نے ہاں مداخلت اور جارحیت کی پالیسی کو دوام دیا اُس کی وجہ سے آج ہمارا ملک اس دہشت گردی سے آج بھی محفوظ نہیں ہے۔ تو اس میں ایک جانب افغانستان میں زرعی اجتناس کی قلت کا ایک بہت بڑا issue ہے الیہ ہے۔ یہ جناب اپنکر! تو میں اس طرح ہوتی ہیں افغانستان میں کئی دفعہ ہوا ہے اگر آپ اس کی تاریخ پڑھیں۔ لیکن وہ ان ہزاروں سے نکل چکا ہے اور اگر انہیں موقع دیا جائے، وہاں جب ہمروں اور اسے قائم کئے جائیں وہاں اقوامِ متحده کے تحت جو معاهدہ ہوا ہے وہاں پر جب ہمروں نظام آم جائے، وہاں کے ادارے قائم ہو جائیں تو محظ پور یقین ہے کہ افغان عوام کیونکہ وہ مردم خیر سر زمین و اجتناس سے بھری ہوئی سر زمین وہ اپنے اس الیے کو قائم کریں گے۔ لیکن سب سے بڑی بات جو میں نے پہلے بھی کہی کہ مسئلہ یہ ہے کہ آئی افغانستان کے استقلال کا ہمسایہ ممالک کا خیال رکھیں گے وہاں مداخلت اور جارحیت کی پالیسی کو دوام دیں گے یا اسے ختم کریں گے؟ لیکن ابھی تک تو یہی ہے کہ آج بھی مداخلت اور جارحیت وہاں کی کاریتی ہے۔ اور جب یہ سلسلہ اگر اب خدا نو افغانستان کے استقلال کو اس کی عارضی تباہیت کر، اس کی sovereignty کو کوئی خطرہ لائق ہوتا ہے تو صرف افغانستان میں نہیں ہوگا۔ پھر دوسرے ممالک بھی اس سے مشترک ہوں گے۔ لہذا اگر ہم اپنے ہمسایہ ممالک کا خیال رکھیں گے تو یہی محفوظ ہوئے ہو گے کہاں ملک بھی کھوٹ ہو گے۔ تو یقیناً دنیا کی فرض ہے رہا ہے جس طرح قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وہ افغانستان کا ہر جاالت میں اس کا امام دیکھا جائے۔ اور جو رقم دس ارب ڈالر کے لیے ہیں۔ جو امریکن صدر جو بیان نے کہا تھا کہ ہم اس کو آدھا NGOs کے ذریعہ دیں گے آدھا جو 11/9 میں ڈھنی ہوئے تھے اُن کے پچوں کو دیں گے۔ تو یقیناً پشتو نو اعلیٰ عوای پارٹی نے اس قدم کی بھی نے خلافت کی ہے۔ ہمارے پارٹی کے چیئرمن جناب محمود خان اچکزئی نے اس کی مذمت کل بھی کی جب وہ مادری ذی بان کے عالمی دن کے موقع پر وہ تقریر کر رہے تھے۔ کہ ٹھیک ہے ہمارا آپ کے ساتھ جب 11/9/11 ہوا، وہاں پر لوگ سرے ہماری ہمدردی یہیں لیکن لاکھوں افغان عوام کا قتل عام ہوا، 97 لاکھ پاکستان میں آئے، ذیادہ تر پشتوں عوام اُس میں شہید ہلاک ہوئے اُن کا ذمہ دار کون ہے۔ اُن کے پچوں کے ذمہ دار کون ہے۔ لہذا یہ رقم freeze کی گئی ہے۔ یہ افغان عوام کا حسن ہے کہ وہ افغان عوام کو دی جائے اور افغانستان کی ہر طرح امداد کی جائے۔ جناب اپنکر!

جناب اپنی اپنکر: سید عزیز اللہ آغا!

بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنکر میں سب سے پہلے جناب اصغر خان اچکزئی صاحب

اپنے بہن مہر مسٹر شایبیہ کا لڑ صاحب انجینئر زمرک خان پکنڈی کی صاحب ان کا تہذیل سے مخلوق ہوں کہ انہوں نے افغانستان کے حوالے سے جو قرارداد اسلامی میں پیش کی ہے اس میں بھی نہیں کہ اس وقت افغانستان میں جو حکومت قائم ہے وہ حکومت افغانستان کے عوام کی نمائندہ حکومت ہے۔ اور افغانستان میں اس حکومت کے آنے کے بعد امن و امان اور situation کی جو law and order ہے وہ اقوام عالم کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ جناب اپنے کچھ چاہیے تو یہ تھا کہ افغانستان کے موجودہ حکومت کو میں القوای علیٰ recognise کیا جاتا۔ افغانستان کے عوام اس بات کے منتظر ہے وہ پوری عالیٰ کمبویٰ کی طرف بڑے شد و مدد ساتھ دکھ کر رہے ہیں کہ عالیٰ علیٰ پر وہ کون سے اقدامات اٹھائے جاتے ہیں کہ جن کے ذریعے افغانستان کے عوام سکھ اور چین کا سانس لے سکیں۔ لیکن میں اپنے اپنی افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا چاہوں کہ عالیٰ استغفارہ افغانستان میں قائم ایک نمائندہ حکومت کو تسلیم کرنے کے بجائے ان کے لیے طرح طرح کی مظکلات پیدا کر رہی ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہوئے یہ جانتے ہوئے ہی کہ افغانستان اس وقت ایک بہت بڑے انسانی بحران سے گزر رہے۔ اس وقت وہاں غذائی تفتک کا خدش پیدا ہو چکا ہے۔ افغانستان کے پچھے جنہیں ہم اپنے پچھے تصور کرتے ہیں وہ بھوک سے مر رہے ہیں، وہ بملک رہے ہیں، وہ چیخ رہے ہیں لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ لوگ جو خود کو بہت ہی civilized کہتے ہیں۔ جو خود کو بہت ہی اہمیت اور محترم کہتے ہیں انہیں افغانستان کے عوام اور پچوں کی یادے اور سکیاں کیوں سنائی جیسیں دے رہی۔ افغانستان میں جیسے کہیرے بھائی نصر اللہ زیر ہے نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ ارب ڈالر سے لے کر دس ارب ڈالر تک جو رقم افغانستان اور افغانستان کے عوام کی ملکیت ہیں اسے freeze کر کے امر بیکا اور اس کے خواریں جو خوفناک کھیل کھیلتا چاہیے ہیں وہ بھاں جو بحران پیدا کرنا چاہیے ہیں وہ جس بوندے اندراز میں افغانستان میں موجودہ نمائندہ حکومت کو ناکام بنا چاہیے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ عالیٰ علیٰ پر افغانستان کے بھوکے اور مظلوم عوام کے لیے اپنی آواز اٹھائے اور عالیٰ علیٰ پر ایسے اقدامات کیے جائے کہ جس کے نتیجے میں افغانستان کے ہمارے مسلمان بھائی چین اور سکھ کا سانس لے سکیں۔

**جناب ذی پی اپنے کچھ:** شکریہ آغا صاحب میرے خیال سے اور بھی مہرزاں قرارداد پر بات کرنا چاہر ہے ہیں۔

**سیئے عزیز اللہ تعالیٰ:** جناب اپنے کچھ میں اپنی بات کو منتظر کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ افغانستان کی موجودہ حکومت یہ ایک ایسی حکومت ہے یا یا یے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جن پر تاریخ خلیل

کرے گی۔ تاریخ آن لوگوں کی دارکے گئی ہیں اور لوگوں نے عالمی استعمار کو شکست دے کر پورے چھیا یہیں مہماں کو شکست فاش دے کر انہوں نے افغانستان کے وقا کو بحال کیا، افغانستان کی اُس پاک منی کو تغذیہ فراہم کیا۔ لہذا افغانستان کے مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا culture اور اُن کا culture، ہماری زبان اور اُن کی زبان، ہمارا بھائی ہیں کہن اور اُن کا کہن سہن ایک جیسا ہے۔ ہمارے دل افغانستان کے عوام کے ساتھ وہڑتے ہیں۔ ہمارا وجود ہمارا اُسکے افغانستان کے اُس سے جوڑا ہوا اور وابستہ ہے۔ اگر افغانستان میں اُمن ہے، اگر افغانستان میں خوشی ہے، اگر افغانستان میں فرشتی ہے، اگر افغانستان میں ترقی ہے اور تعلیمی ماخول ہے تو یقیناً اس کے اثرات پاکستان پر بھی پڑیں گے۔ افغانستان کا اُمن یہ پاکستان کو فوری طور پر یہ متاثر کرتا ہے۔ افغانستان کے اثرات پاکستان پر بھی پڑیں گے۔ افغانستان کا اُمن یہ پاکستان کو فوری طور پر یہ متاثر کرتا ہے۔ افغانستان میں ترقی کو آئنے والے افغانستان میں ایک تعلیمی ماخول کو پروان چڑھانے میں مدد والے افغانستان کے جتنے اخلاقی ہیں اُن کو افغانستان کے موجودہ حکومت کے حوالے کرنے کے لیے اقدامات کے جائیں۔ وہاں جو انسانی یہم لے رہا ہے وہاں بھیک اور افلاس کی جو صورتحال پیدا ہو رہی ہے اُس سے منسلک کے لیے فوری طور پر ہیں ایک کروارا دکرنا چاہیے وہ میں بھتیجی ہوں کہ جو شخص جو مالک یہ تکھی ہیں کہ افغانستان کو بھیک سے مارک افغانستان کے عوام کو افلاس سے مار کر وہ اپنے گھروں میں اُمن سے اطمینان رہیں گے تو ایسا نہیں ہو سکتا افغانستان کا اُمن یہ پوری دنیا کو اُثر انداز کرتا ہے۔ اور افغانستان کی بدآمدی یہ پوری دنیا پر اُثر انداز ہوتی ہے اس لیے ایک محکم ایک خوشحال ایک اسلامی افغانستان کو پروان چڑھانے کے لیے فوری اقدامات کی ضرورت ہے میں جمیعت علماء اسلام کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل جمیلتا ہوں۔ اور بجا طور پر expect کرتا ہوں کہ افغانستان کی موجودہ حکومت کو فوری طور پر تسلیم کر کے وہاں جتنے بھی ممکنات ہیں ان کا ازالہ کرنے کے لیے یہم سب کو ایک commitment کے طور پر اپنا کروارا دکرنا چاہیے۔ thank you جناب اپنے تکریب۔

**جناب ذپیل اپنے تکریب:** شکریہ آغا صاحب

**جناب ذپیل اپنے تکریب:** جی قادر علی نائل صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** شکریہ جناب اپنے تکریب! عوامی نیشنل پارٹی کے پاریمانی لیڈر جناب اصغر خان اچکزئی اور ان کے پاریمانی اکان کی جانب سے جو قرارداد ہی گی ہے۔ یقیناً انسانی بحران انسانی یہم کے حوالے سے جو ہمسایہ ملک ایک صورتحال پیدا ہوئی ہے اُس تاظر میں humanitarian ground پر قرارداد کی میں

حایات کرتا ہوں۔ لیکن یہاں ظاہر ہے جو سورخال ہمسایہ مالک چہاں بھی بُقیٰ ہے اُس کے اثرات پاکستان پر بھی پڑتے ہیں اور بطور خاص افغانستان کی ایک طویل بارڈر بلوچستان کے ساتھ ہے تو اُس کے اثرات بلوچستان پر بھی پڑنے گے جس طرح کی بھی حکومت وہاں آتی ہے عموماً ہمارے ہاں بتائیں ہوتی ہیں خارج پالیسی کے حوالے سے کہ عدم مداخلت کی بات ہو۔ لیکن عالم ایسا دیکھا جاتا ہے کہ افغانستان کے حوالے سے ہر کوئی چاہیے وہ سیاسی جماعت ہو کسی بھی طبقے سے کسی بھی سوچ سے ہو وہ افغانستان میں کسی بد کی حوالے سے مداخلت کر رہی ہوتی ہے۔ افغانستان کی جو حکومت ہے ہم اس پر بات نہیں کر سکتے۔ افغانستان کے عوام پر افغانستانی عوام پر کروہ وہ اپنے لیے کس طرح کا نظام لاتے ہیں وہ اپنے لیے کس طرح کی حکومت کا انتخاب کرتے ہیں یہ افغانستان کے عوام کا حق ہے۔ لیکن جو حکومت وہاں پر تھی ہے ظاہر ہے میں اُس میں مداخلت تو نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جو ground realities ہیں عالمی برادری کے حوالے سے ایک مذہب دنیا کے حوالے سے اُس میں تحریفات ہوتے سارے ہیں نہیں سوچنا ہو گا کہ یا ان کو سوچنا ہو گا کہ ابھی تک عالمی سطح پر ان کی regulations کیوں نہیں ہوئی ہے انہیں ابھی تک own کیوں نہیں کیا گیا ہے۔ اُس کی وجہات میں ایک ایسے ملک میں ہجہاں پر مختلف اقوام آزاد ہیں جہاں پر مختلف زبانیں بولی جاتی ہے جہاں پر ہزاروں صدیوں سالوں سے لوگ اپنی سر زمین پر ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر وہاں پر نسلی انسانی اور مذہب کی نیاد پر تھقیل ہو تو یہ ہوتا ہے عالمی برادری کے لیے قابل قبول نہیں ہو گا۔ وہاں پر اگر انسانی حقوق کی پالیسی ہو تو وہاں پر اگر خواتین کے حقوق نادیے جائیں وہاں پر اگر ایزکیوس اور بیجوں کے تعلیم پر پابندی ہو تو مذہب دنیا یا سوچی گی کہ یہ سورخال کیوں سامنے آتی ہے تو ہم اس کا حق نہیں رکھتے کہ افغانستان کی حکومت میں یا افغانستان کی عوام کی جو رائے ہیں اُس میں مداخلت کر لیں۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو نسلی اکائیاں افغانستان میں ہیں جس طرح کے حقوق ہم یہاں پر بات کرتے ہیں پاکستان میں اسی طرح کے حقوق ہمیں اپنے ہمسایہ مالک میں بھی وہاں کی اقوام کے حوالے سے سوچنا ہو گا۔ کہ یہاں اور انساف پر تھی جو بے وہاں پر ایسی حکومت ہو جس میں تمام نسلی اکائیوں کی نمائندگی ہو ایک قومیت یا ایک فرقہ کے نظریہ رکھنے والے اگر باقی افغانستان کو اپنے آپ سے علیحدہ کر لیئے تو وہاں پر سیاسی اتحاد کیسے آئے گا یہ افغانستان کے عوام کو افغانستان کے حکومت کو سوچنا چاہیے۔ جہاں تک قراردادی بات ہے اُس میں کوئی شک نہیں ہے کہ افغانستان کے عوام افغانستانی عوام وہاں پر جو ہے غذائی تلاٹ کا بیکار ہیں وہاں پر بھوک و افاس پچھاڑے ہوئے ہیں تو یہ عالمی برادری کی انسانی بنیادوں پر humanitarian ground پر ذمہ داری ہوتی ہے نا۔

صرف ہماری حکومت کی باتی عالمی برادری کی کہ وہ افغانستان کی صورتحال کو شنیدگی سے لے اور پڑھنے جلد امداد ہو سکتی ہے ان کی امداد کریں۔ بہت بہت شکریہ جناب اپنے۔

**جناب ڈپلائی اپنے:** جی دمڑا صاحب!

**جناب نور محمد مظفر (وزیر خارجہ):** شکریہ اپنے۔ اقرار داد پر بات ہوئی میں آج اس قرار داد کے حوالے سے اپنا تدقیق نظر اپنے کرنا چاہتا ہوں۔ افغانستان یقیناً ہمارا ہمسایہ ملک ہے افغانستان کی امن اور افغانستان کی بد امنی کا ہمارے ساتھ direct تعلق ہے۔ میں اپنی طرف سے افغانستان میں موجودہ حکومت ہے جو کہ افغانستان کی عوام کی حکومت ہے افغانستان کی عوام پر مشتمل حکومت ہے میں ان کو مکمل support کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ میں عالمی برادری سے یہ ایجاد کرتا ہوں کہ افغانستان کی موجودہ حکومت ہے جو کہ افغانستان کی عوام کی حکومت ہے اور افغان عوام کی رمذن سے بنی ہوئی ایک حکومت ہے ان کو تسلیم کرنا ایک سوال انشان بن جاتا ہے۔ وہاں پر یقیناً ابھی یہاں پر دوستوں نے بہت سے باتیں کی۔ ہماری عالمی برادری کی بھی باتیں ہوئی کہ عالمی برادری کو جو ہے وہاں افغان عوام کی حقوق کی لفڑی ہے اور افغان عوام کی ابھی بنی ہوئی حکومت جو ہے وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جہاں پر جو بھی حکومت عوام کی رمذن سے بننے اس میں مداخلت نہیں ہوئی چاہیے۔ یعنی عالمی برادری کو شہر یا دنیس ہے وہاں پر کیا گز رہا ہے وہاں پر کیا گز رہا ہے اسی میں اپنے حقوق تماشی نہیں ہوئی۔ اس طرح فلسطین پر جو کچھ گز رہا ہے میرے خیال میں عالمی برادری بھی اس میں کوئی ایک فرق کا کردار دا کر رہا ہے ان کو ایک غیر جانبدار کردار دا کرتا ہوں افغانستان کی موجودہ حکومت کو فلسطین کرنا پایا ہے۔ جناب اپنے۔ یہاں پر باتیں بہت بہت ہوئی یقیناً افغانستان ہمارا ہمسایہ یا لیکے افغانستان کے ساتھ کوئی ڈھانکہ کوئی ہزار کوئی میٹر بارڈر ہے اور بہت سے تو میں اس طرح ہے جو افغانستان میں آباد ہیں اور وہ پاکستان کے اندر بھی آباد ہیں ہماری روشنی دیاں ہیں ہمارا تعلق ہے کئی عرصے سے ابھی سے نہیں۔ افغانستان میں یقیناً اگر اس نے تو پاکستان میں اس نے آسکتا ہے اور افغانستان میں اگر بچک ہو جدل ہو تو یہاں پر بمانی کے اڑات ضرور ہے۔ جناب اپنے۔ امداد امداد میں کی بات ہوئی ہے یہ فرم ہے ظاہری بات ہے ہر کسی کا اپنا view point ہے ہر پارٹی کا اپنا اپنا پالیسی ہے مجھے کہ جنہیں آہا ہے کہ افغانستان میں مداخلت کیا ہے ہر جو اس سے ہو رہی ہے۔ افغانستان ظاہری بات ہے پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے ڈھانکہ ہزار کوئی میٹر ہمارا بارڈر ہے پاکستان کی ضرورت نہیں ہے کہ افغانستان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے۔ اور

افغانستان کے اندر ایک حکومت کو support کریں جو کہ پاکستان کی دوست ہو اور پاکستان کے دشمن کے ہاتھ میں نا ہو وہ۔ جناب اپنے! افغانستان میں کئی دبائیوں سے مداخلت ہو رہی ہے، ہم ان کو مداخلت نہیں کہتے ہیں 25 ہزار کلو میٹر دور امریکہ اپنے دنیا جہاں کے دوستوں کے ساتھ آ کے یہاں پر مداخلت کرتے ہیں ہم ان کو مداخلت نہیں کہتے ہیں کیا حق بتاتے ہے امریکہ کی کہ وہ بزرگ طاقت بزرگ طاقت آ کے افغان عوام کی رائے کو تبدیل کرتے ہیں اور افغان عوام کے اوپر زبردستی حکومت کرتے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کو ہم مداخلت نہیں کہتے ہیں اُن کو ہم welcome support بھی کرتے ہیں۔ جناب اپنے! اس طرح روس کا کیا حق بتاتا کہ کی دبائیوں سے روس نے آ کے افغانستان میں مداخلت کی اپنی مرضی اور اپنی منشائی کی حکومت بنا لی دبائیوں سے افغان عوام کو یہ غالب یا کارکرکے تھے۔ کی جہاڑوں لوگوں کو دہاں پر شہید کیا۔ لیکن اُن کو مداخلت نہیں کہتے ہیں۔ جناب اپنے! امداد مداخلت جہاں سے بھی ہوتی ہے، میں اُن کو condemn کرنا چاہیے۔ لیکن ہمیں ضرورت ہے پاکستان کی امن افغانستان کی امن سے جوڑا ہوا ہے۔ ہمیں ضرورت ہے اس بات کی کہ دہاں پر ہمیں ایک ایسے حکومت support کریں جو ہمیں قابل قبول ہو جو افغان عوام کو قابل قبول ہو۔ مودودہ جو بھی حکومت ہے جس سر درست بات قریب ہے کہ افغان عوام کو قابل قبول ہمیں بھی قابل قبول ہے۔ مودودہ جو بھی حکومت ہے جس کی بھی ہے جس نظریہ پر بھی بنا ہوا ہے افغان عوام نے اُس کو welcome کہا ہے تا بلہ دہاں پر جو بھی بیٹھنے ہوئے تھے بزرگ طاقت اُن کو خدا حافظ کہا۔ ہم بھی افغان عوام کو رائے کا احترام کرتے ہیں اور ہم ان کو کمل طور پر support کرتے ہیں۔ جناب اپنے! ہماری ضرورت اس لیے ہے کہ ڈھانی برا کلو میٹر افغانستان ہمارا ہمسایہ ہے اور ہماری آبادی اُن کے ساتھ ہے افغانستان کی بدھنی کے اثرات یہ ہے، ہم دکھر رہے ہیں کہ دہاں پر جو بھی حکومت بنی دہاں پر ہمارے دشمنوں نے ٹھکانے بنائے۔ اس سے پہلے جو حکومت تھی ہمارے انہیں فورمز نے یہاں آکے باقاعدہ ایک بڑی تعداد میں خریداری کی ہر شہر میں ان کے سفارت خانے کھل گئے اور دہاں سے افغانستان کو یک ٹھکانہ بنانا کہ افغانستان کو نشانہ ہے یا ہمارے کتنے شہروں میں انہوں نے جاتی مچا دی۔ افغان عوام کو زخمی ہو جام کیا یہاں پر جو ہم نے افغانوں کو ایک ہمسایہ اور ان کو ہم نے پناہ دی اُن ہی لوگوں کو ہمارے خلاف اکسایا۔ جناب اپنے! آج بھی مجھے یقیناً افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں کیوں حقیقت نظر نہیں آ رہی ہے حقیقت کم سے کم آپ کو چھپا نہیں چاہیے ابھی ہمارے سر میں پر جو دہشت گردی ہو رہی ہے میں آئے روز ہمارے ملک کے ہو رہی ہے یکون کر رہا ہے آئے روز جو ہمارے فورمز کے جوان جو شہید ہو رہے ہیں آئے روز ہمارے ملک کے

اندر ہمارے فورمز کے جو لاری بھگڑے ہو رہے ہیں یہ کس کے ساتھ ہو رہے ہیں کپڑا بھی ہے وہ بہاں کے ایجٹ نکلے ہیں افغانستان کے سر زمین سے ہمارے اوپر جملے ہوئے ہیں۔ تو جناب اپنے کمپریٹر ہماری ضرورت ہے اس بات کو ہمیں چھپنا نہیں چاہیے افغانستان کی امن افغانستان کی مخصوص طبقہ حکومت افغانستان کی سلیت یقیناً ہماری ضرورت ہے ہماری خارج پالیسی جو بھی ہے افغانستان کے متعلق ہمیں آنکھیں بند کر کے ان کو support کرنا چاہیے۔ کیونکہ افغانستان ہمارے ساتھ ڈھانی ہر اکلو میٹر ان کا بار بار ہے۔ اب بلوجستان میں بد امنی کیوں ہے بلوجستان کا بد امنی کا سب سے بڑا وجہ افغان وار ہے افغانستان میں مختلف دنیا کے لوگ یہاں پر انہوں نے تھکانے بنادیے۔ تو جناب اپنے کمپریٹر میں تو زیادتی طور پر میں افغانستان کی جو موجودہ حکومت ہے۔ میں ان کو مکمل سپورٹ کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ دنیا کے غالی برادری سے میری appeal ہے کہ بلا تاخیر افغانستان کی موجودہ حکومت کو تسلیم کرے اور افغان عوام پر آج کل گونگز رہا ہے اور ان کو جو سزا دیا جائے۔ یہ سڑا نہیں دیتی چاہیے اور ساتھ ساتھ امریکہ جو کہ غالی اپنے آپ کو انسانیت کے علمبردار کہتے ہیں افغان عوام کی ایک right ہے۔ ان کے نام پر دنیا نے ہمدردی کے طور پر ایک فنڈ اکٹھا کیا۔ انہوں نے اس فنڈ کو freeze کیا تھا جو اور ساتھ ساتھ ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لئے خرچ کیا جو افغان war میں شہید ہوئے تھے لیکن یہ قابلِ نہمت ہے یہ میرے خیال میں نہیں ہونا چاہیے۔ میری appeal ہے۔

**جناب ذپیٰ اپنے اپنے:** شکریہ مر صاحب۔

**جناب ذور محمد وزیر:** دنیا کی میدیا سے دنیا سے امریکہ کو یقینی الفور افغان عوام کی فلاج و بہبود کے لئے اور ان کی آبادی کے لیے فور ریلیز کیا جائے شکریہ۔

**جناب ذپیٰ اپنے اپنے:** شکریہ مر صاحب، سید احسان شاہ صاحب۔ سردار صاحب یہ قرار داشتم ہو جائے آخری speech ہری ہے۔ اس کے بعد پھر آپ بات کریں۔

**سید احسان شاہ (وزیر حکومت):** اے این پی کے پاریمانی لیڈر اور ارکین اسٹبلی نے جو قرار داد جناب پیش کی ہے۔ میں اپنی پارٹی پاکستان پیش پارٹی کی جانب سے پھر پورا راستہ کی محاذیت کرتا ہوں۔ جناب والا میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں چند مختصری گزارشات کرنا چاہوں گا۔ جناب والا افغان عوام کے جو نو ارب ڈالر جو زیرے صاحب نے اپنے کی صاحب نے بات کی جو freeze کیے گئے ہیں۔ جناب اپنے کو 9/11 کے حوالے سے

9/11 میں جو دہشت گردی ہوئی ہے۔ اس میں ان کے محتاثین کو یہ امداد اُن میں سے دی جائے گی۔ لیکن جناب والا وہاں پر امریکہ نے خود مانا ہے۔ وہ ایک افغانی پاسپورٹ ہو لد رہیں تھا اُس حادثے میں اُس واقعے میں وہ سعودی باشندے تھے یا مصر کے باشندے تھے۔ اگر 9/11 کا واقعہ ہوا ہے تو وہ باشندے افغانستان کے تھے یہی نہیں وہ تو خود انہیوں نے مانا ہے کہ یہ سعودی عرب اور مصر کے تھے۔ لیکن عالمی قوتیں میں بھی جناب والا تو نہیں کی تقبیت ہوئی ہے۔ لیکن بعض گلہ پر ہمہ دیکھتے ہیں وہاں پر بھی زور چلتا ہے۔ مثال کے طور پر جناب شانی کو ریا، ہشتنی کو ریا پر اقوام متعدد نے امریکہ کے کہنے پر امریکہ نے خود بدترین پابندیاں لگائی ہیں۔ لیکن چاکنا کے ان پابندیوں کو مان سے ظاہر تو انکا نہیں کیا۔ لیکن پوری دنیا کو پڑھے کہ اس وقت شانی کو ریا چاکنا کی مدد سے ہی چل رہا ہے مصرف چل رہا ہے بلکہ بہت اچھے انداز میں چل رہا ہے۔ لیکن وہ چاکنا کو کچھ نہیں کہ سکتے چاکنے سے جب بات ہوتی ہے وہ کہتے ہیں جناب یہ ڈھانی تین کروڑ کی آبادی ہے۔ اگر یہ بھوک سے رنجائیں گے اگر یہ افلاس سے رنجائیں گے یوں چاکنے کے اندر آئیں گے بورڈز ہمارے انے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ تولیدا ہم اپنے استحکام کو چاکنا کی ترقی کو ہم آپ کے قرار دادوں کی وجہ سے نہیں روک سکتے یہ ہمارا internal مسئلہ ہے۔ وہ امداد کی جارہی ہے۔ تو وہاں اُن کے یہ قوتیں نہیں جو ہیں اپنی یہ جو قرار داد ہے وہ اپنی موت مر جاتے ہیں۔ جناب والا 9/11 کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہوں گا۔ کہ یہ کچھ عرصہ قبول وہاں پر بھی چہاز کر کرے تھے بلکہ ان سے بچا آئی اے کی اے سے کچھ عرصہ قبول بچا آئی اے کی ایک چہاز کر کیا میں لینڈنگ کرتے ہوئے وہ آبادی کے اوپر جا کے گرا۔ اور وہ سارے مناظر پورے پاکستان نے اُنی وی پر دیکھئے اور واٹس اپ گروپ میں بھی شیخر ہوئے یہ بھی اتنا ہی برجہاز تھا۔ لیکن جس سے اُس پر زمینی یا تھی نہیں ہوئی۔ تو اُس وقت جب 9/11 کا واقعہ ہوا تو تہمت سارے آرائیں بھی اُر ہے تھے۔ بلکہ امریکے کے اندر سے آواز اخنا یا اندرورنی طور پر کیا گیا کام ہے۔ تاکہ مسلم ولہ کو ایک سبق سکھایا جائے جہاں جہاں اُن کی ضرورتیں ہیں وہاں پر عمل کیا جائے اور ان کو control کیا جائے۔ توجب یہ حادثہ ہوا تو فوراً انسان کے ذہن میں آ جاتا ہے۔ وہاں پر کیک چہاز کرایا دو چہاز جب گلرا گئے وہ تو نادر تھے میں خود جا کے اُس کا visit کیا میں نے دیکھا وہ زمین بوس ہو جاتے ہیں۔ اور یہاں پر اتنا ہی برا جہاز جا کے زمین کے ساتھ مکانوں کے ساتھ مکراتا ہے۔ وہاں اتنا ہی نہیں آتی۔ تو اس سے انسان کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کے واقعی جو آرائیں آری تھی اندر سے کام ہوا ہے internal arrangement تھی۔ شاید یہ اُن کی internal arrangements

تھی۔ جناب والا میں صرف ہاؤس کی information کے لیے اور اے این پی کے دو تنوں information کے لیے آج صبح جسم سفیر آئے تھے کوئی اور ان کے بیانات کے حوالے سے ان کے کچھ پروگرام بلوچستان میں چل رہے تھے۔ تو آج صبح جسم سفیر سے ملاقات ہوئی تھی۔ گفتگو کے دوران ظاہر ہے باتی چیزیں بھی تیر بحث آئیں تو بتول ان کے اخفاقتان میں جسم ایڈی میں جامدادی کام شروع کیے گئے ہیں وہ انہوں نے نہیں روکے ہیں اور وہ چل رہے ہیں تو ہم جسم گورنمنٹ کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ اگر وہ اس غریب ملک کی حالت دکھ کے انہوں نے اپنے فتنہ نہیں روکے بدستور ان کی ادارہ کی ادارتی ہے۔ جناب والا اس انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا اور میں اس قرار داد کی بھرپور تحریات کرتا ہوں جناب والا اور اس میں اگر یہ جو ارب ڈالر freeze کے لئے ہیں اگر جن قرارداد کو محک ہیں وہ دوست مناسب سمجھتے ہیں تو یہ ارب ڈالر کی بھائی کا بھی اس میں ذکر کیا جائے تو بہتر ہو گا شکر یہ جناب اپنکر۔

**جناب ڈپٹی اپنکر:** آیا قرارداد نمبر 118 منظور کی جائے؟

**جناب ڈپٹی اپنکر:** قرارداد نمبر 118 منظور ہوئی۔

**جناب ڈپٹی اپنکر:** جی سردار یار محمد رضا صاحب۔

**سردار یار محمد رضا:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ ایا ک نبدو ایا ک نتعین۔ جناب اپنکر! میں Point of order پر ایک انتہائی اہم مسئلے کے اور discussion کرنا پتا ہوں۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ میں بول سکتا ہوں۔

**جناب ڈپٹی اپنکر:** جی جی۔

**سردار یار محمد رضا:** جناب اپنکر! ایک واقعہ ہوا ہے، ہمارے پہنچی کے اندر 12 نومبر کو زمین کے تازع پر تین آدمیوں کو قتل کر دیا گیا، دو آدمی شدید رُشی ہوئے، ان کو سندھے جایا گیا تھا، تین چار چار گولیاں لگی ہوئی ہیں۔ جناب اپنکر اس واقعے سے پہلے میں نے ان سے request کرنا پتا ہوں، وہ میرے پاس آئے تو میں نے ان کو کہا کہ آپ مہربانی کر کے کوئی چلے جائیں پر نہیں کلب میں اور پانچ جاؤ آپ کا منصب ہے پر نہیں کلب میں جائیں کیونکہ جن اشخاص کیخلاف آپ بات کر رہے ہیں ان کا تعلق رو انگ BAP پارٹی سے ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ میرے کہنے پر انتظامیہ یا گورنمنٹ ان کو روکے گی یا ان کو زیادتی سے روکے گی یا ان کی ساتھی سے پیش آئیں۔ اس سے پہلے بھی وہ کافی دفعہ گورنمنٹ کو مطلع کر پکھ ہیں ڈپٹی کمشنر کو، کمشنر بھی اور مختلف اداروں کو بھی وہ لکھ پکھ

تھے۔ بیان آ کے انہوں نے کونٹ پریس کلب میں پریس کافنریز کی اور انہوں نے باقاعدہ یہ کہا کہ ہمارے گھروں کے چاروں طرف سے ہمیں گھر لایا گیا ہے اور بھاری ہتھیاروں کیسا تھجھ لوگ چاروں طرف ہمارے گھروں کے باہر بیٹھ گئے ہیں۔ ہمیں پیمنہ کا کیونکہ وہاں تالاب ہے وہاں کوئی نہیں ہوتے ہیں یہیں قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔ گھر اس کا تینجہ یہ تھا کہ ایک دن چھوڑ کے دوسراے دن 12 نومبر کو ان کی کھڑی مصلوں کو کامنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں ملے لوگ ان کی فعل کا منہنے لگے، انہوں نے جب جا کے اپنی فعل کو کامنے کے روکنے کی کوشش کی تو تن آدمیوں کو قتل کر دیا گیا۔ ان میں وہ بد نصیب شخص بھی تھا جس نے آ کے بیان کونٹ پریس کلب میں اس امید پر پریس کافنری کی میری دادرسی ہو گی۔ مجھے انصاف ملے گا، قانون میری مدد رکھے گا۔ جس کو یہ ہمارے داشتوں لوگ کہتے ہیں یہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ شاید یہ ماں تحفظ دیں۔ مگر ان کو پتھر بیٹھ دھان۔ دیکھ آدمی نے بڑی اچھی مثال دی کہتے ہیں یہ جو بندہ ہوتے ہیں تاں، اگر وہ آگ میں پاؤں جلنے لگے تو اپنے پیچ کو بھی اس آگ میں ڈال کے اس کے اوپر پاؤں رکھتے ہیں۔ یہ ماں نہیں ہے یہ بندہ یاں ہیں جو اپنے پیچ کو آگ میں ڈال کے اس کے اوپر پتھری ہیں۔ اس ماں نے اُن کو تحفظ فراہم نہیں کیا۔ اُن کے گنجاناہ لوگ تک ہوئے۔ انہوں نے کوشش کی انتظامیہ کو بتانے کیلئے مگر میری آپ سے request ہے صرف ایک چھوٹی سی کہ اگر آپ گفتگو نہ کریں تو بہت آپ کا احسان ہو گا میرے اُپر اس نے کمیں بول نہیں سکتا ہوں اگر کوئی اور بولے تو۔ میں عرض کرتا تھا جتنا باتیکرا کہ ان کی ایف آئی آر رکٹ داخل نہیں ہو رہی تھی۔ انتظامیہ نے کہا کہ اگر آپ نامعلوم کہیں گے تو ہم ایف آئی آر دا خل کریں گے اگر آپ کہیں گے کہ اس میں آپ جن لوگوں کو نامزد کرنا چاہتے ہیں یہ بہت بڑے لوگ ہیں۔ حکومتی لوگ ہیں ہم ان کے خلاف ایف آئی آر نہیں کاٹیں گے۔ مجبوراً صبح کی لڑائی کام کو انہوں نے اپنی لاشیں اٹھا کے نیشل ہائی وے پر کھدو ۔ سرا دو دن وغیریب لوگ تھے وہ لوگ نہیں تھے جن کے لاشوں کو باقاعدہ ہوتی ہے treatment medicine لگتی ہے۔ برف ہوتی ہے ان کو وہ ہوتا ہے۔ وہ تو بے اس اور لاچار مظلوم تھے۔ انہوں نے اپنی لاشیں اٹھا کے سرک رکھدو۔ میں چار گھنٹے کے بعد وہ لاشوں کی اتنی بری حالت ہو گئی کہ اس میں سے بدبو آنے لگ گئی، تریک رک گیا۔ مجبوراً پھر انتظامیہ نے ایف آئی آر کاٹی، اور اس کیلئے مجبوراً ہمیں بھی کیونکہ ہمارا جاتہ ہے میرا home constituency ہے میری مجبوراً ایمرے بڑے بیٹے نے وہاں جا کے ان کیسا تھوڑا دیا روڑا پر، تو مجبور ہو کے انتظامیہ نے ایف آئی آر کاٹی۔ جناب

اپنکر! آج اس واقعے کو تقریباً سو دن ہو چکے ہیں یہ ہے حکومت یہ ہے محترم قدوس بزر گو صاحب کی حکومت یہ ہے فتح حکومت، یہ ہے ان لوگوں کی حکومت جن کو جماعتی بھیت کے دوست بھی حمایت کرتے ہیں، نیشنل پارٹی کے لوگ بھی حمایت کرتے ہیں۔ BAP والے بھی کرتے ہیں ہم پولی ائی اور اعلیٰ بھی حمایت کرتے ہیں۔ میں نے صرف ایک request کرنی تھی ایک عرض ان سارے دوستوں کی کہ خداوند ہو گئے ہیں 9 آدمی تھب ہیں نامزد ہیں اس کیس کے اندر، ایک آدمی گرفتار نہیں ہوا ہے۔ جو main ملزم تھا اس کو قتل و فحص گورنمنٹ نے موقع دیا کہ غلط عدالتوں میں جا کے خانقی ضامن لے اپنا عذاب کروائیں۔ اور تو اور یہ رکارہ رہے اس اسلامی کا، یہ کسے درمیان اس قتل کے واقعے سے پہلے جب انہوں نے پریس کانفرنس کی ہے تو وہ بڑا ملزم، مجرم جو بھی، ملزم جو ہے وہ جا کے گورنر ہاؤس میں گورنر صاحب سے بھی ملتا ہے، ڈپنی اپنکر نیشنل اسپلی سے بھی ملتا ہے۔ اور DGPR کو کہا جاتا ہے کہ اس کو photo especially release کیا جائے۔ اس کے بعد صرف بات یہاں تک نہیں ہے اس کے بعد کی دفعہ سو شش میڈیا پر اور پرنٹ میڈیا پر آیا ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزر گو کیسا تھا جیسے کے علاقائی اور صوبائی معاملات پر discussion کر رہا ہے۔ میں اس معزز ایوان کے اراکین سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بلوچستان کے لوگ نہیں تھے۔ ایمان نہیں تھے۔ اللہ کی حقوق نہیں تھی۔ کیا اللہ نے خود قرآن میں یہ نہیں کہا کہ ایک آدمی کا قتل پر ایسا نتیجہ کا قتل ہے۔ کیوں؟ اس کی کیا وجہات ہیں؟ یہاں بہت سارے عالم دین پڑھنے ہو گئے۔ اس لیے کہ اللہ کہتا ہے کہ من نے انسان کو خود نیا ہے۔ موت بھی اس کیلئے میں نے متعین کی ہے۔ انسان کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ دوسرے انسان کو قتل کرے۔ اور صرف اس کی وجہات دیکھ کر ان کی بارہ ہوا یکرز میں ہے جو وہ شخص ان سے بزور باز، طاقت کے دریے چھیننا چاہتا ہے۔ پہلے بھی ان کو کہا گیا کہ آپ زمین کے پیسے لم، معاوضہ لم، ہمارے ساتھ یہیں کے فیصلہ کریں اور یہاں گاؤں یہ زمین چھوڑ کے چلے جائیں۔ جب انہوں نے انکار کیا، یہاں آ کے پریس کانفرنس تقامہ الشاد اون کو انساف مل گیا اس کو یہ جو democratic system of Government ہے ان کو انساف مل گیا۔

سب نے ان کے ساتھ انصاف کیا، معزز عدالت نے بھی اس کا نوٹ لیا، کہ قاتل کو گرفتار بھیت کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ معزز عدالت کے پاس ایسے چھوٹے موٹے واقعوں کی نوٹ لیتے کیا اس پر کسی کو بلا کے سرنشیش کرنے کی ناگُم کہاں ہوتا ہے۔ اتنے کیس اتنے عدالتیں ہم سمجھتے ہیں، ہمارے ہجر صاحبان جو ہیں وہ بہت صرف ہوتے ہیں۔ مگر میں صرف ایک بات اس معزز ایوان سے پوچھنا چاہتا ہوں جناب اپنکر! کہ انصاف

کیلے یہ غریب لوگ کہاں جائیں کہ کارروازہ بکھٹھا کیں، آج سوون گز رگئے، آج نوادن ہے میں مجرم پاریمنٹ اس ہاؤس کا ایک اتنا سامنہ چاردن سے آپ کے دروازے پر چڑا ہوا ہوں، ہزاروں لوگوں کے ساتھ، ایک آدمی کو جوں تک نہیں رینگی ہے۔ ایک آدمی نے اس کا نوٹ نہیں لیا ہے، ایک آدمی نے یہ، چاردن بولان بندر بہ، ہم منظر تشریف لائے کہ جی لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے، یہاں عورتیں میں بچے میں آپ روڈ بنڈ کریں، ہم نے ان کے کہنے کے مطابق ہم نے وہاں سے دھرا ختم کر دیا۔ آج ہم اسلامی آئے کہ یہاں شاید وہ بہت دور ہے ان نظر نہیں آرہا ہے یہاں اسلامی کے دروازے پر آ کے فرقا کریں اس معجزہ ہاؤس کے تو سڑک سے کہ خدا کا کہ یہ جو پانچ آدمی قتل ہوئے میں تین قتل ہوئے میں دو بھی ان کو کسی چار چار گلیاں کا مشکوں کی گئی ہوتی ہے وہ بھی ابھی تک چار پانچوں پر پڑے ہوئے میں ہفتاں میں آخر قاتل کیوں گرفتار نہیں ہوئے یہ کتنے سماں ہر روز پر کاشایہ exactly گھنٹے پتھریں ہے شاید آپ میری رائہ مانی کریں Law & order کیلے بجت رکھا جاتا ہے آخر یہ کس لیے، کہاں یہ پہنچے جاتے ہیں کس لیے جاتے ہیں، آخیک غریب اگر قتل ہو تو کہاں جائے۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ قاتلوں کو گرفتار کریں یا چھوڑ دیں، کیونکہ BAP پارٹی کے وہ عمدیدیار ہے جو آدمی ہے drug اسکلگر ہے بھکر یہ کوئی راستہ تو نہیں بتا دے تھوڑا سا وہ بھی گیٹ کے اوپر پڑے ہوئے ہیں اور صرف اکلے وہ نہیں ہزاروں لوگ آپ چل کے دیکھیں کہ اس سردوی میں رات minus تھی اوپر سے بر سات ہو رہی تھی وہ لوگ پڑے ہوئے میں آپ کے دروازے پر، انصاف اور جلس مانگ رہے ہیں ایک طرف بائی کو رٹ ہے، دوسرا طرف پاریمنٹ ہے، آج ان کو دن ہو گئے میں strike پر آج تک کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ان سے، نہ قاتلوں کو گرفتار کرنے والا ہے۔ کیونکہ قدوس بزر جو صاحب کی حکومت اپنے بہت سارے اور فریضے انجام دے رہی ہے۔ بلوجستان کے issues کو کھل کر رہی ہے، اس کے پاس اس کے وزراء کے پاس اس کے cabinet کے پاس نام نہیں ہے کہ وہ صرف آ کے ایک انسانی ہمدردی کی تھت ان سے بات کر لیتے یا وہ قدوس بزر جو صاحب سے بات کر لیتے، کہ سر آپ بتا کیں ہم کیا کریں۔ وہ اس انتظار میں ہیں، کہ اس سردوی اس بر سات اس موسم بذریش، زمین کھانے کو کچھ نہیں یہ خود بھاگ جائیں گے۔ بزر جو صاحب بھنگے پتھریں ہے کہ کتنے دن وہ دھرنے کو رکھتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں، جب تک یہ پاریمنٹ ہے اور میں مجرم ہوں روز آپ کو یاد لاتا ہوں گا۔ میں اس اسلامی میں بھی، اس ایوان میں بھی آپ کو رہوں ہوں پر راستوں پر ایک ایک گلی اور کوچے میں ہم آپ کو یاد دلاتے رہیں گے کہ آپ کا کیا فرض ہے، کیا آپ کی responsibility ہے اور وہ آپ کو بھانی پڑے گی۔

آپ کو قاتلوں کو گرفتار کرنا پڑتا ہے، میں آپ سے request کرتا ہوں کہ چیف سیکرٹری کو summon کریں کہ سودن گزرنے کے باوجود نامزد قاتل ہیں ان کو گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا، اس کی کوئی وجہات دو، اس کے کوئی reasons ہو۔ ہم proof دینے کیلئے تیار ہیں، کہ ان سودوں میں نامزد ملزموں کی میتوں کی شادیاں ہوتی ہے۔ سیکٹروں لوگوں کو بلا کے ان کو عومنش دی گئی ہیں۔ نامزد ملزم ابھی بھی کہتے ہیں کہ میں آپ کی خلافت ہو گئی ہے۔ سرخانست نہیں ہوتی ہے۔ عبوری خلافت ہوتی ہے، کوئت نے اس کی confirm bail نہیں کی ہے، دوسرا بات یہ ہے کہ کوئی جرأت خلائق نہیں ہوتی، گورنمنٹ کے کسی بھی ادارے میں کہ وہ عدالت میں جا کے کہیں کر ٹھیک ہے جتاب یہ ہمارا طبع ہے۔ اس کو ہمارے حوالے کریں، ہاں البتہ یہ ضروری چار ہے کہ CM House کے اندر سے پہلی سیکرٹری آڈر رکالا ہے کہ یہ کرامہ برائی کو دیا جائے۔ پورے بوجتان کو علم ہے کہ یہ کرامہ کندول کرنے والی بھائی نہیں ہے۔ یہ کرامہ protective یعنی ہے۔ جب آپ نے کسی criminal کو کسی drug والے کو چھانا ہے تو آپ کیس وہاں shift کر دیں۔ وہ ہر یہ قانونی طریقے سے مجرم کا ایسا case ہنا کے چیز کرتے ہیں کہ وہ چوتھے دن بری ہو جاتا ہے۔ ابھی انہوں نے ایک آپ کی تفیش کی ہے شاید آج مجھے پڑھا کے کی ایک آدمی کا چالان بھیجا ہے۔ 8 آدمی بھی تک نہ ان کی خلافت ہوتی ہے نہ surrender ہوئے ہیں اور نہ ان کی تحقیقات ہوتی ہے نہ گرفتار کیلئے ایک چھاپ لگایا گیا ہے۔ جناب اپنے کہاں جائیں آج چلیں میں نے ایک بہت کریں، میں اس ایوان کے سامنے آیا ہوں میں آپ سے سوال سے کرتا ہوں اس معزز اسٹلی کے اراکین سے سوال کرتا ہوں کہ خدا را پاچ انسان قتل ہوئے ہیں۔ اگر آپ اپنے گریباں میں جھاکیں، آپ اپنے غیر سے سوال کریں کہ اللہ نہ تک کل میں واقع آپ کے پاس ہوتا تو آپ لوگ کیا کرتے کیا ان زور آور لوگوں کو چھوڑ دیا جائے جن کے پاس پیسے ہوں، سرمایہ ہو تو وہ جب اور جس غریب کو چاہے روڑ کے اوپر سڑک پار کو قتل کر دیں۔ میری آپ سے request ہے کہ چیف سیکرٹری کو summon کیا جائے اور ایک کمیٹی بنائی جائے اور عقینی جلدی ہو کے ان قاتلوں کو گرفتار کیا جائے بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کا بہت احسان مند ہوں۔

جناب اپنے اپنے کیث جزل: المیود و کیث جزل صاحب اس میں آپ رہنمائی فرمائیں۔

جناب اپنے کیث جزل: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب اپنے صاحب آپ کا اور معزز اسٹلی کے اسٹلی کا۔۔۔

**سردار یار محمد خان رندہ:** جناب اپنے کام کی دفعہ تم نے سابق ائمکر صاحب سے request کی تھی کہ اس وقت وجام کے مسئلہ کہتے تھے خدا را مہربانی کر کے یا اپنے کام کی دفعہ کروادیں۔ کم سے کم ہم تو سکے کہ ہمارے حقوقی صاحب اب کیا فرمودات ہمیں بتاتے ہیں کیا کہتے ہیں آپ کا کیا فیصلہ آتا ہے ابھی ایک یا تین شاخوں نے کر دیا ہے کسی ایڈنڈ ڈیلوکٹھا ہے اس نے 90 کروڑ روپیہ maintenance system پر بچھ لیے ہے یہ نیلی یہ کری ٹھیک ہے یہ قائم ٹھیک ہے لیکن یہ sound system پر بچھ لیے ہے ہمارے لیے یہ نیلی یہ کری ٹھیک ہے یہ قائم ٹھیک ہے لیکن یہ sound system پر بچھ لیے ہے میں تین سال سے چیخ رہا ہوں۔ کم سے کم ابھی آپ تو بیٹھے ہوئے ہیں آپ کی کمی ان کے بڑے supporters ہیں آپ کی ان کے ڈپنی اپنے کام کے قومیت سے عرض کر دوں گا خدا کے واسطے کم سے کم sound system تو بچھ کروادیں۔ یہ 90 کروڑ روہ کیا کہتے ہیں نا پڑھنیں ڈیڑھ من۔ تیل ہو گا رادا ٹھیک ہے۔ پتہ کون سادہ ایک شال میں ہندوستان کی کسی کا دیتے ہیں۔ تو ہمیر آپ سے request دیکھ لیں۔ یہ کیا ہے۔

**جناب ڈپنی اپنے کمک:** آپ یہ قادر ناک والے نائیک پر آ جائیں یہ سامنے والا جو آپ کے نزدیک ہے۔ ابھی صحیح ہو گیا۔

**جناب ایڈنڈ وکیٹ جزل:** جناب اپنے کام کا باقاعدہ bail interim ہے کہ درج ہو گی جسے اس میں ایک ملزم کا باقاعدہ bail ہے۔ اور باقاعدہ ایک اور کا جالان submit ہو چکا ہے کورٹ میں۔ اور باقاعدہ ان کے وارثت ہی issue ہو چکے ہیں اور وارثت issue ہونے کے بعد اگر سردار صاحب ان بندوں کی نشاندہی کروائیں گے تو ظاہر ہاتھ ہے وہ arrest ہو جائیں گے تو اس میں کہیں ہم بنا نہیں سکتے ہیں چونکہ already case subdjudice ہیں کورٹ میں تو ہمیری یہ ایڈنڈ عاہے کہ ہم اس طرح کرنیں سکتیں گے اور باقاعدہ سردار صاحب اپنا کوئی بھی بندہ بیچ دیں ہمارے پاس ان کی نشاندہی کروائیں ہم بالکل ان کو جو ہیں گرفتار کروائیں گے سر - thank you۔

**جناب ڈپنی اپنے کمک:** تھی سردار صاحب۔

**سردار یار محمد رندہ:** سرا بات یہ ہے کہ گورنمنٹ نہ ان کو arrest کرنا چاہتی ہے اور نہ وہ اس مسئلے کو ختم کرنا چاہتی ہے میں نے تو یہ نیلی کہا کہ کہیں ہا کر ان کو فوری کے حوالے کریں۔ نیلکیں، تو پھر دے کر جا کروہ ان کو گرفتار کریں۔ ان پر حملہ کریں۔ میں نے تو کہا ہے کہ ایک کمیٹی بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں اس کو کیا کہ اور اس

دن آخر قاتل ہے کیا گورنمنٹ ان کو چھوڑ دیگی۔ پانچ ملک مفت کے ہو گئے کہ ایک interim lawyer نے مجھے بتایا ہے وہ ان کے temporary lawyer نے ان کو بتایا ہے کہ اس کی ضمانت ہوئی ہے Permanent نہیں ہوئی ہے اس کے باوجود جلیل۔ ایک کی ہوئی ہے۔ 8 آدمی تو اور ہیں۔ ان کا کیا ہو گا اگر گورنمنٹ یہ چاہتی ہے اس کے باوجود جلیل۔ Attorney یہ چاہتے ہیں کہ وہ گرفتار نہ ہو ان کو تھیڈن کریں تو میں آپ کے اس معجزہ بادوس سے پھر میرا بیباں بیٹھنے کا کوئی مجب نہیں بھتی ہیں میں a protest ہاؤس سے واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

**میر نصیب اللہ خان مری (وزیر تعلیم):** جناب اپنیکر اجیسے ہمارے محترم سردار صاحب نے۔۔۔  
**جناب ڈپنی اپنیکر:** ایک منٹ اٹارنی بزرل سے صرف ایک معلومات لیتے ہیں ایک ایف آئی آر۔ ایک بندے کی آپ بوبول رہا ہے bail ہوا ہے۔ تو مکمل کیس جو ہیں عدالت میں ظاہر ہے ہمارے چلتے ہیں ایک ساتھ ہوں گے کیس ایک ساتھ ہو گا۔

#### (اذان غرب)

**جناب ڈپنی اپنیکر:** جی ایڈو کیٹ صاحب۔  
**جناب ایڈو کیٹ بزرل:** جناب اپنیکر صاحب! اس میں جس ملوم کا ضمانت ہو چکا ہے وہ اگر کئی بھی آجائے کہاں ہم اس کو روک نہیں سکتے ہیں اور باقاعدہ جو دوسرے ملزمان ہیں ان میں سے ایک کا چالان ہو چکا ہے ایک کی حد تک چالان submit ہے ڈھاڑر۔ Additional Session Judge کا عدالت میں۔ اب چونکہ چالان گیا ہے اور دہاں سے وارنٹ گئی issue ہوئے ہیں تمام ملزمان کے تو اگر ہم پر شہزادی کرو دوں تو دہاں کئی۔۔۔۔۔ گرفتاریاں کرو سکتے ہیں تو دہاں سردار صاحب پناہ کئی بندہ ہمارے پاس بھجوادیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ تاکہ ہم اسی کے حد تک وہ کر لیں گے تو یہ ہے سرمری۔

Thank you Sir

**جناب ڈپنی اپنیکر:** شکریہ یہ جناب افسیز مرک خان اپنیکر صاحب صوبائی وزیر ملک نعیم خان بازی کی صاحب محترمہ بشری رند صاحب پاریمانی سیکریٹری جناب اصغر اپنیکر صاحب او محترمہ مشائیہ کائز صاحب میں سے کوئی ایک محکم مشترک قرار داد تمبر 119 پیش کریں۔ جی۔

**جناب اصغر خان اپنیکر!** جناب اپنیکر!

**جناب ذپی اپنکر:** اچکزئی صاحب دومنٹ آپ میرے خیال سے اس معاملے کو تجوہ ادا کر لیتے ہیں پھر۔

**جناب اصغرخان اچکزئی:** ٹھیک ہے جناب اپنکر صاحب۔

**جناب ذپی اپنکر:** سردار صاحب چونکہ یہ معاملہ عدالت میں چل رہا ہے کہیں تو ہم بنا نہیں سکتے ہیں مگر آپ سے یہ request ہے کہ مجھ آ جائیں گے یہاں سے گورنمنٹ کی طرف سے وہ نہ کے لوگوں سے بات کر لیں گے سردی کی حالت میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جی نصیب اللہ مری صاحب آپ کی کیارائے ہے اس میں؟

**وزیر قائم:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنکر جیسے ہمارے محترم سردار صاحب نے کہا ہے پانچ لوگ قتل ہوئے ہیں۔ اس میں دیے تو یہ کس عدالت میں چل رہا ہے۔ لیکن ہمارے ایم صاحب کی half Behalf پر ہم سردار صاحب کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ ہمارا اس میں کوئی وہ نہیں ہے انشاء اللہ جتنا سماں کا وہ عدالت اسے کی خلافت ہے ان کو لوگ فتاہ نہیں کر سکتے ہیں باقاعدہ جو ضرور ہیں جو بجا گے ہوئے ہیں انشاء اللہ ہم یقین دلاتے ہیں سردار صاحب کو کہ ہم قانون کے مطابق کارروائی کرنے گے انشاء اللہ ان کو گرفتار کر کے عدالت میں پوش کریں گے باقی فیصلہ عدالت پر ہے کیونکہ یہ کس عدالت میں چل رہا ہے۔ یہ اس میں نہیں ہے کیونکہ باہر کا اگر کیس ہوتا انسان وہ کر سکتا ہے جیسے ایڈی وو کیٹ جو جعل صاحب نے کہا ہے کہیں ہم بنا تے ہیں لیکن ایک کہیں آپ بنا سکتے ہو کہ ہم جائیں گے جتنے کہیں ہم چار، چھ جائیں گے سردار صاحب سے کہی یہ request کریں گے اور ہمارے محترم ہیں اور ایک ہی کہ آپ اس چیز کو ایک مینیٹ دن کے لیے مینیٹ کے لیے پندرہ دن کے لیے موخر کر دیں اس کے بعد ہی اگر کارروائی نہیں ہو تو یہ استثنی بھی ہیں۔ وہ نہ کہیں آپ دے سکتے ہو اس میں کوئی نہیں ہے کہ آپ کا یہ قانونی حق ہے استثنی کے باہر کوئی وہزاد دیتا ہے پھر دے رہے ہیں دوسرے دے رہے ہیں انشاء اللہ ہم جائیں گے سردار صاحب کے پاس سردار صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس پر جتنا گورنمنٹ کا ہو سکا ہم جائیں گے سردار صاحب کے پاس سردار صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم علاقے کا منسلک ہے قفقز ہوئے ہیں یہ یقائق کیونکہ ہم اس چیزوں سے گزرے ہوئے ہیں جناب اپنکر اسی میں یہ کہتے ہیں کہ بلوجختان میں امن قائم ہو میری خرابیاں نہ ہوں کی وجہ سے۔ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ میر پر خراب ہو تو سردار صاحب سے کہی ہماری یہی request ہے کہ ہم چار، چھ ایم پلاے جائیں گے اس کے پاس۔ کہنی الحال آپ

اس کو ختم کر دیں پھر اگر نہیں ہوا وہ آپ دھرنائیں دے سکتے ہیں۔

**جناب ذی اپنے اپنے:** صحیح فرمایا نصیب اللہ مری صاحب آپ نے۔ لیگو صاحب۔

**میر اختر حسین لاگو:** جناب اپنے کی وجہ ایف آئی آر تک معاملہ ہے وہ ایڈو کیٹ جز ل صاحب بھی بجا فرم رہے ہیں کہ وہ sub judice میں اس پر تمہارا مزید کوئی کارروائی نہیں کر سکتے ہیں اس بھلی میں لیکن سردار صاحب کی اگر تقریر آپ نے بغور تر ہو گئی تو سردار صاحب کا معاملہ صرف ایف آئی آر کی حدیث نہیں ہے سردار صاحب کے اور بھی grievances میں جو اس حکومت کے ساتھ یا ان کے جو معاملات میں ایکمیں جو حکومت کی طرف سے جو گلے ٹکوے ہیں میرے خیال سے اس کے حوالے سے آپ ایک کمٹی بنادیں وہ، چارو زراء کا کہ وہ سردار صاحب کے ساتھ بیٹھ کر further an معاملات میں چونکہ میر نصیب اللہ صاحب نے بھی سردار صاحب سے request کی ہے جسیت آبی کے مجرم کے نام ہے سردار صاحب سے request کرتے ہیں کہ اس دھرنے کو موخر کر دیں ختم کر دیں اس کو موخر کر دیں وہ، چاروں دن، میں دن وہ گورنمنٹ کو وقت دیں تاکہ جو نصیب اللہ صاحب نے یقین دہانی کر دیا تھی ہے اس پر اگر نہیں ہوتا ہے تو سردار صاحب دوبارہ بیٹھ کر دھرنے دیں اس سے پہلے بھی یہ روایات رہی ہیں اس کو ختم بیٹھ کر میر کیونکہ کوئی دو فوں کے لیے کر لیں۔ اور ساتھ میں جو ایک پارلیمانی کمیٹیاں بنالیں وزراء کی دو یا چارو زراء اس میں رکھ لیں کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے جو سردار صاحب کی grievances میں ان کے حوالے سے بھی سردار صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ایک مکمل an کی ہوا در مکمل dialogues deliberation میں جو گلے ٹکوے ہیں سردار صاحب ہمارے بڑے ہیں اور اس بادوں کے مجرم ہیں اور ان کی جو ہیکا یتیں ہیں جو گلے ٹکوے ہیں ان کے حوالے سے آپ ایک بیٹھ کمٹی بنالیں جو ایف آئی آر کے component میں وہ نجیک ہے کوئت میں subjudice میں اس معاطلہ کو چھوڑتے ہیں انتظامیاں اور عدالیہ کی اوپر۔ اور میر نصیب اللہ مری صاحب سے بھی یہ request ہے کہ وہ اپنی اختیامیہ کو بھی active کر لیں تاکہ اس کی طرح کے معاملات جو ہیں وہ لکھتے ہوں اس میں۔

**جناب ذی اپنے اپنے:** لاگو صاحب آپ چار پانچ مجرماں بار جو ہیں سردار صاحب کے دھرنے میں تشریف لے جائیں۔ سردار ہے اگر ایک بار دھرنے delay ہو جائے بموخر ہو جائے بعد میں جو حکومتی معاملات میں اس کے لئے نصیب اللہ مری صاحب بیٹھ ہوئے ہیں تو اسی اکم اور اس کے بیچ میں جو معاملات میں پھر حکومتی وزراء جو ہیں

یدور کر گیے۔ ابھی آپ لوگ وہر نے کیلئے میرانی کر کے چلے جائیں گے تین یا چار یا پانچ ممبرز۔

**جناب ڈپٹی اچکری:** جناب اچکری! اس سلسلے میں بھی ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یقیناً

اس طرح کے واقعات پر ہر انسان کا ایک جمہوری حق ہے وہ حدا بھی دے سکتا ہے۔ آواز بھی اٹھا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک کیس عدالت میں ہے اور پھر عدالت سے پھر کچھ کو بلیغِ ضمانت کی صورت میں ملا ہے وہ اپنی جگہ لیکن یہ بات جو میں آصف جان سے کہتا چاہتا ہوں کہ یہ میرے ذیل میں کوئی منقول نہیں ہوتا ہے کہ یہ کہیں کہ سدار صاحبِ نشاندہی کرے تو پھر writ of the Government کیاں پڑے ہے؟ یہ سوال کوئی مجھ سے یہ سارے واقعات ہم سب نے کسی نہ کسی صورت میں دیکھے ہیں۔ یعنی یہ administration کا انتظامیہ کا فرض ہتا ہے ان کا ذمہ داری فتنی ہے کہ جہاں کی ان کو افسوس سیت کوئی بھی مطلوب ہو، عدالت کی صورت میں اُس کو عدالت میں حاضر کرنا اُس کی ذمہ داری فتنی ہے۔ اگر میں نشاندہی کروں میں گاڑیوں میں بیٹھا کے گھوما پھر وہ تو خدا غواستکل سے کچھ اور ہو جائے اس سے کچھ مسئلے سائل پیدا ہو جائیں تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ تو اسی میں جناب اچکری! اس طرح کے معاملات میں ہر جگہیں پر جہاں کجی ہیں یہ district administration کا اُس کے law enforcement کا اُس کی ذمہ داروں کی ذمہ داری فتنی ہے کہ وہ جہاں بھی ان کو مطلوب لوگ ہوتے ہیں ان کی گرفتاری کیلئے ان کو عدالت کے کٹھرے میں لا کر کھڑا کرنے کیلئے وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر دیں اور ساتھ ہی سدار صاحب آپ نے بھیتیت آپ کے colleague ساتھی ہم request کرتے ہیں یقیناً آپ نے احتجاج رکارڈ کرا ذینا نے دیکھا۔ اسی میں فوراً تک بات پہنچی جس طرح ہمارے Honourable Members آپ کو request کرتے ہیں وزراء صاحبان آپ request کرتے ہیں یعنی یہ سلطےِ اللہ کرے ختم ہو جائیں۔ اللہ کرے کہ جلد از جملہ اس کا ایک پُرانا اختتام ہمارے سامنے آجائیں۔ لیکن خدا نہ کریں اللہ نہ کریں یہ احتجاج یہ وہرنا اسکیل کے باہر یہ میں بعد بھی آپ کر سکتے ہو۔ ذیہ ہمینہ بعد بھی آپ کر سکتے ہو ایک جمہوری طریقے سے آپ نے احتجاج رکارڈ کر لیا ہے۔ تو بھیتیت آپ کے ایک colleague ہم بھی آپ سے request کرتے ہیں کہ اس سرحد میں بنیٹھے ہوئے پہنچلے دس دنوں سے سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے بھائی ہمارے بزرگ ہمارے بچے ہماری خواتین بیٹھی ہوئی ہیں۔ تو کم از کم اُس کو ایک پُرانا طریقے سے اگر آپ ایک باعزت طریقے سے اس ایوان کی

request پر آپ انہا کے اپنے گھروں بک پہنچا دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گئی۔

**جناب ذی پی ایچکر:** شکریہ، میں آپ مہربانی کر کے سردار صاحب کے ساتھ جائیں وہرنے کے پاس۔

**سردار یار محمد ردنہ:** Sir یہ ہے request Above the Law ہم نہیں کہتے ہیں کہ کوئی اس

طرح کی کوئی کشمی بنا لی ہے ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب دس دن سے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں،

ہزاروں یتکروں لوگ میں کہتا ہوں آپ چل کے دیکھ لیں کہ کیا تھا دھرے کتنے لوگ پڑے ہوئے ہیں ابھی تک

اس بے حس حکومت کو ایک جوں عکس نہیں رنگ رہی کہ بھائی ٹھیک ہے اس کو ہم پانچ دن میں کشمی

آئے وزیر اعلیٰ صاحب سے اختیار لیکر آئیں ہمارے پاس ہم بالکل اکوہنڈ دینے کیلئے ان سے بات کرنے کیلئے

ان کو احترام دینے کیلئے تیار ہیں۔ مگر یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے اختیار لیکر ہمارے پاس آجائیں اور ہمیں بتائیں۔

وکھیں ہم کوئی کشمیں کی پوری کا مقدمہ تو اور تو نہیں کیا ہے؟ پھر یہ کا مقدمہ تو نہیں کیا ہے؟ گاڑی کی پوری کا

مقدمہ تو نہیں کیا ہے؟ پانچ پانچ قاتلوں کا مقدمہ ہے۔

**جناب ذی پی ایچکر:** جی سردار صاحب۔

**سردار یار محمد ردنہ:** ابھی میرے ساتھ جیلیں میں ابھی شندہ کرتا ہوں تو اس کا مقاصد ہے ہمیں جا کے ایک

دوسرے کو دست و گریبان کرنا چاہتی ہے گوئٹھت؟ یہ کیا طریقہ ہے؟ آپ کہتی بنا کیں میں عرض کروں آپ کو۔

سر اعالت کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے گوئٹھت ہے، اگر مرے معزز دوست یہاں ہر پارٹی سے جو ہیں پہلے تو

وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں، وہ ان کو گرفتار بھی کر دانا چاہتے ہیں ان کو arrests کر دانا چاہتے ہیں یا نہیں

کرو دانا چاہتے ہیں؟ کیونکہ اس وقت وہ اقتدار کے اندر گھوڑے پر چلیں ہوئے ہیں۔ ہو جائیں کل، ہم مجرور

ہیں اب ہمارے لیے چاروں طرف راست کھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں اتنا جو دردہ کیا جائے کہ تم اس سے بھی زیادہ

خت کوئی قدم انہا کیں اور ایسا نہ ہو کہ اگر ان میں سے کسی کو کچھ ہواتو گوئٹھت اور مسٹر مقدمہ صاحب He is

Leader of responsible ہو گے اس سارے واقعے کیلئے نہیں تو ان کی

میتھے دوست یہ guarantee ہو گے اس وقت واقعے میں آتے ہیں حاضر ہے۔

**جناب ذی پی ایچکر:** جی سردار صاحب۔

**سردار یار محمد ردنہ:** سردار صاحب یہ بھی چلے جائیں گے وزیر اعلیٰ سے بات کر لیں گے میر نصیب اللہ مری

صاحب، ملک نیم ہازی، قادر علی نائل، شاء بلوچ صاحب اور اختر حسین لانگ صاحب ہے یہ پانچ بندے چلے جائیں گے اس کے بعد آپ کے پاس آ جائیں گے۔ اور میر جمل کلتی صاحب ہے۔ ابھی آپ لوگ چلے جائیں ہے ربانی کر کے CM کوئٹہ میں ہے اُن سے ملکر جو ہے اُس کے بعد وہڑنا میں سردار صاحب کو جو آپ لوگ میرے خیال میں ایک قرارداد رہی ہے آگر آپ لوگ چلے جائیں اُس کے لئے مجہز پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

deferred کہ دیتے ہیں؟ مجہز قرارداد پیش کریں۔ جلدی جلدی میرے خیال میں اس کو

جناب ڈپٹی ایمپکٹر۔ جناب اصغر خان اچھڑی! آپ اپنی مشترک قرارداد نمبر 119 پیش کریں

**جناب اصغر خان اچھڑی:** شکریہ جناب ایمپکٹر اہرگاہ کہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ طلباء اور طالبات کی بھی ترقی پذیر و ترقی یافتہ معاشرے کی سیاسی، سماجی، تعلیمی، معاشی اور مستقبل کی زندگی پر ایوں کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلباء و طالبات احصامت خواہشات اور معاشرتی تعلیمات سے متعلق فقط نظر طلباء یونیورسٹی کے قیام اور ان کی نعایت و موثر کردار کے باعث مکن ہے۔ جبکہ اس کے پرلکس 1984ء میں ملک بھر میں طلباء یونیورسٹی پر اپنی عائدگی تھی جو کہ سر اسلام کے مزادف تھا۔ طلباء یونیورسٹی بھائی کی ضرورت کو محصور کرتے ہوئے حکومت منہج نے باقاعدہ قانون سازی بھی کر لی ہے۔ جو کہ ایک خوش آئندہ اقدام ہے۔ طلباء یونیورسٹی کی بھائی سے مصرف بہتر تعلیم کی راہ ہمارا ہوئی ہے بلکہ نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کو بھی پروان چڑھے گا۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ حکومت منہج کی طرز پر سوس پر بھر میں طلباء یونیورسٹی پر اپنی باندی کو ختم کرنے کی بابت ضروری قانون سازی کرنے کی تیاری بناۓ۔ شکریہ جناب!

**جناب ڈپٹی ایمپکٹر:** مشترک قرارداد پیش ہوئی۔ Admissibility کی دشاحت فرمائیں۔

**جناب اصغر خان اچھڑی:** شکریہ جناب ایمپکٹر ایقیناً جناب ایمپکٹر! جس طرح ہم اپنے بچوں کو بالخصوص طلباء کے ٹکل میں اپنا مستقل سمجھتے ہیں۔ جب تک ہم اُن کو اپنے اداروں میں ایک ایسا ماں جو مہیا نہیں کرتے ہیں جس میں وہ کمل کے اپنے حقوق کی اُس دائرے میں رہتے ہوئے اپنے علمی صلاحیتوں کو انجام کر سامنے لانے کی یا اُس کے لئے جو ماں جو اُن کو ملما ہو جاتا ہے اُس کے اندر رہتے ہوئے اس دھرتی کیلئے اُس قوم کے لئے آزادی سے بات نہ کر سکتے ہو۔ اپنے اندر سیاسی لحاظ سے پوچھنکی ایک Active role اُس کا موجودہ ہو۔ تو تیہ بات اس سے بہت سارے مسائل چشم لیتے ہیں۔ اس سے پہلے 1984ء میں یہاں طلباء یونیورسٹی کی صورت میں وہ ایک لحاظ سے بذاتِ خود محفوظ ہوتے ہیں اپنے اداروں کے۔ وہ بذاتِ خود محفوظ ہوتے ہیں اپنے حقوق کے۔ وہ بذاتِ خود

اُس پوئینیں کی ٹکل میں حافظہ ہوتے تھے جو صورت حال اس وقت قائمی اداروں میں تھی جو کی ہے جس طرح ہم نے بات کی کچھی ہمارے ہاتھ بلوچستان پر نوری شی سے کچھی کس کالج سے کچھی کس کالج سے طلباء، اوناٹھا کے خداخواست ہمیشہ کیلئے غائب کر دیتے جاتے ہیں کچھی اُس کو 5 مینے کے بعد کچھی اُس کو 3 مینے کے بعد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو اگر ہمارے قائمی اداروں میں طلباء پوئینیں موجود ہوں طلباء پوئینیں کی صورت میں طلباء کے تکمیلی کے ذریعے سے ان کو تحفظ و حقوق حاصل ہو تو میں وثوق سے یہ بات کہتا ہوں کہ آج ہمیں اس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا ہی نہیں پڑتا۔ اگر آج طلباء پوئینیں ہمارے درمیان ہوتے تو حص کر جو کچھ بلوچستان پر نوری شی میں ہمارے ہنوز کے حوالے سے بچپنے والوں میں جو کچھ ہوا۔ جو بچپنے والوں چانسلر کے دور میں جو کچھ ہوا۔ جو اسکی دل سامنے آئے جس کی وجہ سے پورے دنیا میں بالخصوص پاکستان میں ہماری جگہ بھائی ہوئی۔ دنیا ہمارے اوپر بننے لگی۔ ہماری باتیں، ہماری پیغمبر کی ریکارڈ شدہ نائجیں، والیں آئیں اور والیں آئیں اور فونٹک جا سکتی۔ تو اگر ہمارے ہاں طلباء پوئینیں کی صورت میں ایک active role کو ہم اجازت دے دیں تو میں یقین سے کہ سکتا ہوں کہ اپنے پڑھائی کے ساتھ اپنے علم پر تجدید ہے کے ساتھ وہ مصرف حافظہ ہو گئے اپنے حقوق کے بلکہ وہ حافظہ ہو گئے اپنے اساتذہ کے۔ طلباء پوئینیں پر پابندی کی وجہ سے ناصرف یہ کہ ہمارے قائمی ادارے اپنے آن وسائل میں جو کچھی وہیں ہوتی ہے نہ اس کو پورا کر سکتے ہیں۔ طلباء پوئینیں پر پابندی کی وجہ سے اس وقت ہمارے اساتذہ کو جو مشکلات درپیش ہیں وہ اپنے مسائل کا حل نکال سکتے ہیں اور طلباء پوئینیں پر پابندی کی وجہ سے بالخصوص طلباء کو جو محال اپنے اداروں میں ملتا جائیے۔ وہاں حول اس کوئی ہی نہیں رہا ہے۔ تو لہذا اگر ہم اپنے آپ کو جب ہوئی کہتے ہیں، ہم اپنے آپ کو ایک جب ہوئی ملک اپنے آپ کو سمجھتے رہتے ہوئے۔ تو کم از کم اپنے آپ کو جب ہوئی روایات کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم اظہار آزادی رائے کی بات کرتے ہیں تو پھر کم از کم ہمارے طلباء کی حق حاصل ہونا جائیے کہ وہ اپنی اداروں میں اپنے لئے اپنے اساتذہ کے لئے اپنے اردوگردا محل کے لئے اور خصوصاً ایسے حالات میں ایسے معاشروں میں جہاں اپنی ہنوز کی حفاظت اور اس کے تحفظ کے لئے کچھی ایک فرم ایک ذمہ دار پوئینیں کی صورت میں ایک فرم لازمی ہوئی چاہیے۔ تو ایسی صورت حال میں طلباء پوئینیں کی بحیال یہ ہم سب کے لئے لازمی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب چیخر میں! ہم تو جیلان میں ایک 2047ء سے پہلے اس وقت تک ہم اکثر و پیشتر ان اقدامات پر گلیاں جو ہمیں انگریز کے ورش میں ملی ہے۔ یا اس کے بعد رہی کہی جب ہو یہت کچھی جب ہو یہت کچھی ڈکٹیٹر شپ اس وقت ہم ان کا لے تو انیں سے جان نہیں چھڑا سکتے ہیں جو ہمیں ڈکٹیٹر کی صورت میں ملی ہے تو کم از

کم ایک ڈنیش کی ہیجا جات کو ایک جمہوری طریقے سے پاریمانی روایات کے ذریعے سے تو کم از کم ہم ختم کر کے اپنے طلباء کو اس میں وہ ضروری آزادی دے دیں تاکہ وہ کم از کم اپنے حقوق کی تحریث تو کر سکیں۔ اور اس سلسلے میں مندرجہ حکومت کے اس اتفاق کو ہم داد دیتے ہیں قابل تحسین سمجھتے ہیں کہ جنہوں نے اس سلسلے میں اپنائی ضروری قانون سازی کی اور اس پر پابندی ہٹائی تو تمیں جس طرح میں پہلے ایک دفعہ بات کی کہ پاکستان میں جمہوریت کے حوالے سے اگر ایک اسی ہے جو سب کے لئے آواز اٹھاتی ہے وہ بلوجستان کی اسی بیشتر سے رہی ہے اور بلوجستان ہی کے اسی میں مظہروں کے حقوق کے موثر آواز اٹھانے میں دنیا نے پہنچی ہے۔ تو آج تمیں تو کہتا ہوں کہ پہلے ہیں بلوجستان سے کرنا چاہیے تھا کہ یہاں پر طلباء یونیورسٹیں پر لگائی گئی پابندی کو ہٹانے کے لئے یہاں سے قانون سازی کرتے۔ پھر بھی صحیح مندرجہ یہ قدم اخیالیاً تو کم از کم اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں مزید بہتری لائے کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہاں پر لگائی ہوئی پابندی کو ہٹانے کو اسی قانون سازی کو دیتا کہ جس طرح آج تمیں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی اگر کوئی حقیقی لیدر شپ اس ملک میں اس ملک کے ایوانوں میں اس ملک کے اقوام کے لئے حق نامنگی کر رہی ہے تو وہ ہماری وہ لیدر شپ ہے باخوص جو چھوٹے ہوں سے ہیں باخوص جو طلباء تھیموں کے لیدر رہے ہیں یا طلباء یونیورسٹی کے لیدر ہیں یا جو راتوں رات ہٹائے گے لیدر ہیں ہوراتوں رات اس پر کام ہوکے اسکی بہنچانے گے یہیں لیدر رہیں جس کو ناقوم کا حساس ہے، جس کو طلباء کا حساس ہے جن کی وجہ سے ہمیں آج ان سماں سے دوچار ہیں تو وہ طلباء ہمارے مستقبل ہیں۔ یہ مستقبل صرف پائلٹ کی صورت میں نہیں ہے یہ مستقبل صرف ڈاکٹر کی صورت میں نہیں ہے یہ مستقبل صرف انجینئر کی صورت میں نہیں ہے یہ رہنمائی کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ ایک ایسی رہنمائی اگر آج طلباء یونیورسٹی پر لگائی ہوئی پابندی ختم کر دیں جس طرح میں تے عرض کیا۔ اس وقت بھی ہمارے ملک کے top leadershipt میں جس کسی کو اپاٹھا کر کھیس تو سامنے وہ طلباء تھیموں سے کل کے اس وقت قوم کی رہنمائی اور اس کو lead کر رہا ہو گا۔ تو لبڈا میں ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قرارداد کے ذریعے سے اپنے صوبائی حکومت کو سفارش کر دیں کہ وہ مندرجہ کے طبر پر اس میں بھی مزید بہتری لائے کی ایسی قانون سازی کر دیں جو ہمارے طلباء پر لگائی گئی پابندی یا اس کے یونیورسٹی پر لگائی گئی پابندی اس کو ہٹانے کے لئے کوئی موثر کردار ادا کریں۔ شکر یہ اس کو علم حاصل کرنے اس کو اپنے حقوق کے حفاظت بنانے کے لئے کوئی موثر کردار ادا کریں۔

جناب ڈپٹی اچیکر: جی انصر اللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصرالله خان زیرے: شکر یہ جناب اپنیکر! بجز ارادہ بادوس کے سامنے ہے یہ یقیناً ہمیت کے حال قرارداد ہے اور سندھ آسپلی نے 11 فروری 2020، کوئندھ کے تمام تقاضی اداروں میں یونین بحال کرنے کا باقاعدہ بل پاس کر دیا ہے۔ یقیناً سندھ آسپلی کے اس منظور شدہ bill کے اثرات آنچ ہمارے آسپلی پر بھی پڑھ رہے ہیں کیونکہ جناب اپنیکر! اس ملک میں 9 فروری 1984 کو جزل ضایاء کو فوجی امریت نے طلباء یونین پر پابندی لگائی تھی۔ اور یہ پابندی آئین کے آرٹیکل 17 اور 19 کے باکل خلاف ہے۔ جناب اپنیکر! آگر آپ آرٹیکل پر یہیں 17 تو اس میں اجتناسازی کی آزادی ہے۔ اسی طرح آرٹیکل 19 آگر آپ ملاحظہ کریں تو اس میں تقریبی آزادی کی ہمیں پوری آزادی دی گئی ہے اور یہ آزادی اس ملک کے اس آئین نے ہمیں دی ہے۔ جناب اپنیکر! اس کے پیچے ایک بہت بڑی کہانی ہے ملک میں پروگریم سوڈھن الائنس ہوا کرتا تھا 1970 کی باتیں active مسوڈھن الائنس تھا۔ جس میں ملک بھر کے سیاسی جمہوری تنظیمیں اس کی مہر تھی۔ وہ ملک یونینز کے انتخابات میں کالج کے پیغمبر سٹریٹ کے وہ انتخابات میں حصہ لیتے تھے اور ان یونین کے ذریعے طباء اپنے صدر کا اپنے جزل بیکری کا وہ انتخاب کرتے تھے اور پھر یونین کے صدر یونورٹی کے سندھ کیٹیو اور دیگر اداروں میں طباء کی نمائندگی ہوتی تھی اور اس وقت جزل ضایاء نے سندھ میں قتل عام شروع کیا۔ ان کے خلاف resistance پیدا ہوئی اور اس پلے 1983ء 17 اکتوبر کو کئی میں ایم آرڈی اور پٹتوخواہ پیش کیا ہے ایسا کیا کہ جلوس پر فائزگ کی گئی جس میں پٹتوخواہ ملی عواید پارٹی کے چار کارکن شہید ہو گئے اور درجنوں رجی ہو گئے اور ہمارے درجنوں رہنمائی پٹتوخواہ میپ کے وہ سارے اسال فوجی امریت کے جلوس میں رہے۔ جناب اپنیکر! اصل میں اسٹے طباء یونین پر پابندی لگائی گئی۔ ایک تو خطرہ یہ تھا کہ یہ طباء یونین جزل ضایاء کے فوجی امریت کے خلاف وہ متفہ و متفہ ہو کر جہد و جہد کریں گے اور اس ملک سے امریت کا خاتمہ ہو گا۔ اس ملک میں جمہوری نظام ہو گا ایک خطرہ یہ ہے یہ تھا جزل ضایاء کو۔ جناب اپنیکر! اور اخطرہ یہ تھا کہ ان مسوڈھن یونین میں Active رہنے والے طباء وہ ملک کی سیاست میں ملکی سیاسی جمہوری پارٹیوں میں ایم آرڈا کریں گے جس طرح میرے دوست نے کہا کہ آج بھی بہت ساری لیڈر شپ وہ لیڈر شپ ہے جو ان مسوڈھن یونین سے فارغ ہو چکی ہے یا جو مسوڈھن طباء تنظیموں سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن ہمارے ملک کی ایمنیشنٹ کا یہ وظیرہ رہا کہ جو حقیقی پارٹیاں میں اس کو قائم کرو راتوں رات پارٹیوں کو پیدا کرو ہمیں یا گیا راتوں رات پارٹیوں کو جعلی لیڈر شپ کو آگے لایا گیا، دونبسا پارٹیاں بنائیں گیں اس دونبسا پارٹیوں سے حکومتیں چالائیں گیں اور وہ تمام کچھ جو

**شیخوخت چارہ تی** ہے اس کے ذریعے آج یہ ملک جل رہا ہے۔ جناب اپنکرا آپ دیکھ رہے ہیں آج یہ ملک خارجی طور پر یک وظیا ہے۔ جناب اپنکرا اس لئے سلوٹیں یونیٹ پر پابندی لگائی گئی جناب اپنکرا! آج تحریر و تقریر کی آزادی کیوں نہیں ہے۔ آج جناب اپنکرا آج کراچی میں ایک سال سے اوپر کا عرصہ گزرا ہے علی و ذیر تو قیامتی کامگیر کان اسٹبل جنوبی وزیرستان کامگیر ہے وہ بیٹھا ہوا ہے ایک سال سے زائد کا عرصہ ہوا ہے کراچی میں پریم کوٹ نے ان کو خفانت دی، اس کے باوجود اس کا بیٹھنا جیل کے اندر یہ کہاں کا انصاف ہے۔ جناب اپنکرا! اسی لئے اسی لئے تحریر و تقریر پر پابندی لگائی جا رہی ہے اور میں آپ کو مزے کی بات بتاؤں کہ جب خان شہید عبدالصمد خان اچھائی کو یہاں بیٹھنے میں یہاں سزا دی گئی تو اس پر بھی الزام تھا کہ آپ نے کراچی میں جلسے میں خطاب کیا تھا لہذا آپ کو یہاں سزا دی گئی ہے۔ اب علی و ذیر کو بھی یہ سزا دی گئی کہ آپ نے کراچی میں تحریر کی ہے اور آپ کو یہ عیسیٰ بات ہے ایک تحریر کرنے پر ایک سال سے دہ میں میٹھا ہوا ہے۔

**جناب ڈپنی اپنکرا:** زیرے صاحب ذرا محترم۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** تو میں بھجتا ہوں جناب اپنکرا یقیناً ارادا و اہمیت کی حامل ہے اور میرا مطالبا ہے کہ ہمارے صوبے میں قانون سازی کی جائے حکومت ایک لائے اور سلوٹیں یونیٹ کو بحال کریں اور تاکہ ہمارے نوجوان وہ سماں طور پر ان سلوٹیں یونیٹ کے ذریعے وہ اپنا آگاہی پیش کردا رہا کہ ایسا کی کروادا کریں اور وہ آنے والے معاشرے کے لئے اہم ستون تاثبت ہو سکیں بہت شکریہ۔

**جناب ڈپنی اپنکرا:** شکریہ نصراللہ خان زیرے صاحب جی آغا صاحب ختم رہا بات کریں۔

**سید عزیز الرحمن آننا:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنکرا آپ کا بہت شکریہ فلور دینے کا میں قرارداد کے محکمین کو شہاش دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم مسئلے کو point out کیا ہے۔ جناب اپنکرا اس میں کوئی دو رائے نہیں ہو سکتی کہ طلباء ہمارا مستقبل ہیں، طلباء مستقبل کے معماران ہیں، طلباء ہمارا سب سے قدمی سرمایہ اور رائاش ہیں۔ 1984 میں طلباء یونیٹ پر جو پابندی لگائی گئی اس وقت سے لکھرا ج دن تک تمام مذکوری سیاسی اور جمہوری قوتوں نے اس پابندی کو اس وقت بھی قبول نہیں کیا اور آج بھی ہم اس طرح کے ناروا اور ناجائز پابندیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جناب اپنکرا! اگر ہم پاکستان کی سیاسی تاریخ کا بغور جائزہ لیں تو ہم بڑی آسانی کے ساتھ اس تیجے پر ہٹک سکتے ہیں کہ پاکستان کی پیشی بھی قد آور شخصیات قدر آور سیاسی شخصیات وہ یا منی میں گزری

بیس یا آج کل وہ ملک کو سیاسی طور پر lead کر رہی ہیں تو انہا انکرویٹر تعلیم طلباء تھیمیوں سے رہا ہے۔ مخفقانہ سیاسی جماعتیں کے طلباء و مگ سے فارغ ہو کر وہ تھیڈی ڈھانچے میں آئے اور پھر تھیڈی ڈھانچے میں آنے کے بعد انہوں نے پوری قوت کے ساتھ بڑی شائستگی کے ساتھ بڑی ممتاز اور نبینیگی کے ساتھ سیاسی ماحول میں اپنا کردار ادا کیا۔ میں اپنی خوشی کے ساتھ یہ بات کہتے ہوئے بہت فخر ہو گوئے کرتا ہوں کہ میرے قدمہ مکار اسلام حضرت مولا ناظر الرحمن صاحب بھی تھیڈی طلباء اسلام جو کہ ہماری پارٹی کی ایک تھیڈی ہے طلباء و مگ ہے اس میں ایک انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا تھیڈی طلباء اسلام کے platform سے حضرت مولا ناظر الرحمن نے ملک کی سیاسی history میں جو مقام پیدا کیا انہوں نے جو کردار ادا کیا انہوں نے جو روں پلے کیا آج پوری دنیا اسی تیار کو سلام پیش کرتی ہے اس لئے میں اس قرار دادی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ایوان مجزز سے بجا طور پر یہ موقع رکھتا ہوں کہ اس اسئلی کا ہر کوئی کاہر کن اپنا حصہ اس حوالے سے اس تحریک کو کامیاب بنانا میں صرف کرے گا۔

**جناب ذپیٰ اپنیکر:** شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

**سید عزیز اللہ آغا:** اور جناب اپنیکر! میں صرف ایک دو منٹ بات کر کے بات کو Conculoud کرنا چاہوں گا کہ سیاسی جماعتیں اور طلباء تھیڈیں ان کا ایک گھر اعلان رہتا ہے ہمیشہ اور ہمیشہ جب آپ طلباء پر پابندی لگائیں گے جب آپ طلباء کا استر دیں گے جب آپ طلباء تھیڈیوں کو hindering کرتے ہوئے انکے راستے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہوئے جب آپ اقدامات کریں گے تو لا محالہ طور پر ایک سیاسی بے چینی پیدا ہو گی ایک سیاسی وہ gape ہو گا تو اسلئے سیاسی بے چینی کو ختم کرنے کے لئے سیاسی gape کو ختم کرنے کے لئے طلباء تھیڈیوں سے فوری طور پر یہ پابندی اٹھالی جائے یہ پابندی ختم کر لی جائے اور طلباء کو اس ملک کی سیاسی انتظام و انصرام کو چلانے کے لئے ایک اچھا جوں فراہم کیا جائے طلباء تھیڈیں اس کے بارے میں ہم یہی کہیں گے کہ یہ لوگ leads پیدا کرتی ہیں۔

**جناب ذپیٰ اپنیکر:** شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

**سید عزیز اللہ آغا:** یہ لوگ ملک کے لئے قیادت کا انتظام کرتی ہیں اسلئے میں بجا طور پر یہ کہوں گا کہ طلباء تھیڈیں ان پر سے فوری طور پر پابندی اٹھا کر ایک ایسا سیاسی ماہول پیدا کیا جائے جس میں ہمارے بچھنی اداز میں پروان چڑھ کیسی بڑی نوازش you Thank جناب اپنیکر۔

**جناب ذپی اچمکر:** آیا مشترک قرارداد نمبر 119 ممنوع کی جائے۔

**جناب ذپی اچمکر:** مشترک قرارداد نمبر 119 ممنوع ہوئی۔

**جناب ذپی اچمکر:** محترمہ بشری زند صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 120 پیش کریں۔

**محترمہ بشری نہد (پارلیمانی سیکرٹری برائے مکمل اطلاعات و سماجی بہبود):** ہرگاہ کہ پورے ملک بالخصوص بلوجستان میں پلاسک سے بننے ہوئے کھلونوں جن میں بندوق و پستول کی سرعت افزونت جا رہی ہے۔ جو مخصوص پچوں کو بچپن میں ہی اسلحہ استعمال کرنے کی تربیت کا ذریعہ بن رہا ہے جو کہ ایک تشویشناک بات ہے۔ مزید برائے ان کے استعمال سے کئی مخصوص بچوں کی آنکھیں بھی شانگ ہو چکی ہیں۔ لہذا یہاں صوبائی حکومت سے سنوارش کرتا ہے کہ وہ پلاسک سے بننے ہوئے کھلونوں جن میں بندوق و پستول شامل ہیں کی فروخت پر سوچ بخیر میں فوکی طور پر پابندی عائد کرے اور سامنہ ہی وفاقد حکومت سے رجوع کرے کہ پلاسک سے بننے ہوئے کھلونے (بندوق و پستول وغیرہ) کی بیرون ملک سے اپورٹ پروفوری طور پر پابندی لگانے کو تلقینی بتائے تاکہ مخصوص بچوں کو بچپن سے اسلحہ استعمال کرنے سے روکا جاسکے۔

**جناب ذپی اچمکر:** قرارداد نمبر 120 پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔ میرے خیال سے اس میں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

**پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات:** جی! میرا خیال ہے کہ یہ چیزیں سب محسوس کرتے ہیں لیکن میں نے اس کو اس نکی پر سمجھا کہ اسی میں لا کر اس کو پیش کرنا چاہیے تاکہ ہم اس طرح کی چیزیں کو جو ہیں اپنے بچوں سے دور رکھیں اس معاشرے سے کہ ہمارے بچوں کے ذہن تراپ ہو رہے ہیں چاہے وہ کسی کا بھی گھرانہ ہوا اگر وہ محسوس کرے تو جو کوئی بچہ پستول یا کھلونا گن خیالت ہے تو گھر آ کر وہ کس طرح کا وہ اس کے اوپر بن جاتا ہے کہ وہ کوشش کرتا ہے کہ سب کو fire کرے اور مار دے۔ تو یہ چیز جو ہے ہم لوگوں میں اپنے بچوں سے لکانے کی ضرورت ہے، بہت سی اچھی چیزیں ہیں جو ان کو کھلونوں میں تھفون پر دیجئے جاسکتے ہیں لیکن یہ بندوق اور پستول کا استعمال جو ہے یہ پلاسک کے کھلونوں کو ختم کر دینا چاہیے۔ تو اس پر میرا خیال ہے کہ یہ قرارداد ممنوع کر لجئے۔ thank you۔

**جناب ذپی اچمکر:** آیا قرارداد نمبر 120 ممنوع کی جائے؟

**جناب ذپی اچمکر:** قرارداد نمبر 120 ممنوع ہوئی۔

جناب ذہبی اپنے کردار:  
تک ملتی کیا جاتا ہے۔

(اسجلی کا اجلاس شام 7 نومبر 15 منٹ پر اختتام پڑی ہوا)

امان و نیکی